(حق تصنیف تمام و کمال مستحق بحق مصنف بعد رجسٹری محفوظ)

انتَ خیرُ الوارثین

لکھ کے لایا ہوں ثنائے کبریا نعتِ رسول

نہالِ روضۂ اکبر

۱۳۲۰ھ

دیوانِ اکبر

رحیم پیر

ستمبر ۱۹۰۲ء

وارثِ کون و مکان یہ نذر ہو جائے قبول

اہتمام پریس میرٹھ میں چھپا

قیمت مجلد ۱۲ر بار دوم

نہالِ روضۂ اکبر

نعت ریسرچ سینٹر

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

مالکُ الملکا لک الحمد اکثیراً طیباً
پاک بے ہمتا لک الحمد اکثیراً طیباً

قل ہو اللہ احد وحدانیت راشد گواہ
واحدِ یکتا لک الحمد اکثیراً طیباً

چشمِ بینا گوش شنوا قدِ خوش عقلِ سلیم
دادہ ما را لک الحمد اکثیراً طیباً

جرمہا از ما گنہگاران شود لیل و نہار
ور تو بخشیہا لک الحمد اکثیراً طیباً

دیدم اندر گلستان میگفت بر شاخِ شجر
بلبلِ گویا لک الحمد اکثیراً طیباً

خاتم پیغمبران فرمود لا احصی ثنا
در حقیقت خفا لک الحمد اکثیراً طیباً

عیب مے بینی و روزی میدہی با بندگان
بے نیازِ ما لک الحمد اکثیراً طیباً

در نمازِ پنجگانہ آمد آوازم بگوش
از مصلیاں لک الحمد اکثیراً طیباً

بر درت اکبر گدائی میکند چیزے بدہ
بادشاہا لک الحمد اکثیراً طیباً

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

بلندی پر ہے پایہ عرش سے محبوب ایزد کا
کہ جبریل امین خادم ہے دربار محمد کا

لیا صل علی پڑھکر جو ہم نے نام احمد کا
تو فوراً کھل گیا تالا در عیش مخلد کا

سر امت روز حشر بنکر ابر آئیگا
جہان سے اڑ گیا ہے اسلئے سایہ سرقد کا

قمر مین گر ضیا ہے عکس رخسار محمد کی
تو ہے خورشید ذرہ آفتاب رخ احمد کا

محبت دیکھئے اک دوسرے کو چوم لیتا ہے
لبوں پر جب یہ پیارا نام آتا ہے محمد کا

دہن غنچہ کف گل زلف سنبل پھول رخسارے
ہے قابل عرش کی مسند کے گلدستہ سرقد کا

یہان کا مانگنے والا کوئی خالی نہین جاتا
نہین پھیری لگانیدو گدا ہون کوئی احمد کا

خدا کیواسطے اے ناخدا لینا خبر آکر
جہاز اب ڈگمگاتا ہے ہمارے جرم بیحد کا

پھریگی شکل طوطی روح کہتی گرد روضہ کے
مری آنکھوں مین نقشہ کھینچدو اس سبز گنبد کا

دعا ہے یا الٰہی پاک ہوجاون گناہون سے
دم آخر پڑھے ہر موئے تن کلمہ محمد کا

طفیل نعت حورین کہتی ہونگی باغ جنت مین
کہ یہ موتی محل ہے اکبر مداح احمد کا

اوصاف درود شریف

مومن ہے جسنے ربط ہے ڈالا درود کا
مدفن مین اسکے ہوگا اجالا درود کا

بتون پہ ہے لکھا خط گلزار مین درود
رنگین نقش ہے گل لالا درود کا

واللیل جسکی زلف ہے والشمس جسکا رخ
ہو ایسے چاند کے لئے ہالا درود کا

دل خانہ خدا ہے ہوا سکے لئے ضرور
کنجی نبی کے نام کی تالا درود کا

ہے اللھم صل علیٰ مصطفےٰ کی دھوم
اس انجمن مین ہے یہ اوجالا درود کا

اٹھ عاشق درود کی بالین سے اے طبیب
تعویذ مولوی نے لکھا لا درود کا

لکھ لکھ کے جابجا خط طغرا سے دوستو
میرا کفن بنا دو دوشالا درود کا

چلکر حضور قبلہ کونین سب پڑھین
بخشش کے واسطے ہے قبالا درود کا

اکبر غریق رحمت رحمان ہو لوکہ ہے
عاشق نبی کا چاہنے والا درود کا

رہتا ہے پانچ وقت سہارا درود کا
تسبیح نام حق کی ہزارا درود کا

سجدہ مین سر ہو پیش نظر ہو جمال پاک
کلمہ زبان پہ لب پہ ہو نعرا درود کا

ہو پنجگانہ پنجتن پاک پر درود
کرتے ہین پانچ وقت اشارا درود کا

بیمار چار یار ہون ہین اسمین چار حرف
اے چارہ گر شفا کو ہو چارا درود کا

ہوتی ہے اسکے پڑھنے سے اے مومنو نجات
ہر حرف کیون نہ دل کو ہو پیارا درود کا

ہے دال مین دلیل شفاعت گناہ کی
رے مین رضائے حق ہے اشارا درود کا

اور واو مین درود ہے رحمت رحیم کی
ہے حرف دال ثانی دلآرا درود کا

پھر آیا نام پاک محمد زبان پر
اس بزم مین ہو شور دوبارا درود کا

اکبر یہ آرزو ہے کہ حضرت کے سامنے
ہو خلد مین بھی ساتھ ہمارا درود کا

اے موت ابھی اور ہے جینے کی تمنا
باقی ہے مرے دل مین مدینے کی تمنا

روزے بھی وہین پر ہون نمازین بھی وہین ہون
برسون سے ہے اک ایسے مہینے کی تمنا

روضہ سے ترے شام و سحر سیر ہون آنکھین
کہانے کی تمنا ہے نہ پینے کی تمنا

آجاؤ دم نزع اگر تم سر بالین
مرنے کی تمنا ہو نہ جینے کی تمنا

تربت پہ مری عطر گلابی نہ چھڑکنا
ہے مجکو محمد کے پسینے کی تمنا

اس در کی فقیری نے شہنشاہ بنایا
دولت کی نہ حسرت نہ دفینے کی تمنا

جسپر ہو لکھا نام محمد خط گلزار
اکبر ہے مجھے ایسے نگینے کی تمنا

کوچہ مین ترے خاک کا بستر ہے ہمارا
یہ فرش تو مخمل سے بھی بڑھکر ہے ہمارا

طیبہ کے عوض گلشن جنت کو نہ لین گے
مشتاق تمہارا دل مضطر ہے ہمارا

امت ہین محمد کی نشان پوچھتے کیا ہو
فردوس مین خیمہ لب کوثر ہے ہمارا

دیدار خدا جلوۂ احمد ہے نظر مین
کیا عید کا دن عرصۂ محشر ہے ہمارا

ہر کیطرف فلک کہتا ہے دیدار دکہا دے
دن رات ترے کوچہ مین چکر ہے ہمارا

گر کر کے وہان سجدہ یہی عرض کرینگے
یہ در ہے حضور آپکا یہ سر ہے ہمارا

طیبہ کیطرف باد صبا جلد اڑا دے
کچھ مشت غبار تن لاغر ہے ہمارا

مدفن مین اگر آکے نکیرین اٹھائین
کہدیجئے حضرت یہ ثنا گر ہے ہمارا

جنت مین مجھے دیکھکے پڑھتی ہوئی نعتین

فرمائیں وہ ہنس ہنس کے تو اکبر ہے ہمارا

محبوب خدا شافع محشر ہے ہمارا
فردوس جسے کہتے ہین وہ گھر ہے ہمارا

مدفن مین بھی ہے پیش نظر آپ کا جلوہ
ہم سوتے ہین بیدار مقدر ہے ہمارا

زلفونکو ذرا کھول دو برقع کو ہٹا دو
مدت سے پریشان دل مضطر ہے ہمارا

امت مین تمہاری ہین غلامو کنین تمہارے
تقدیر ہماری ہے مقدر ہے ہمارا

چمکا کے مہ و خور کو ملک کہتا ہی حضرت
نقش کف پا آپکا زیور ہے ہمارا

دوزخ پہ اگر پل ہے تو ہو کہتے ہین جبریل
امت کے اترنیکے لیئے پر ہے ہمارا

کس پیار سے کہتا ہے خدا بیت نبی سے
جو گھر ہے محمد کا وہی گھر ہے ہمارا

پرسش ہو جو محشر مین تو انگشت اٹھا کر
کہدیجئے یہ شخص ثنا گر ہے ہمارا

اکبر کی صدا ہے نظر لطف ادھر بھی
کوچہ مین حضور آپکے بستر ہے ہمارا

اللہ کا محبوب پیمبر ہے ہمارا
رتبہ امم جملہ سے بڑھکر ہے ہمارا

محشر سے ہمین لیچلو جنت مین فرشتو
وان جلوہ فگن ساقی کوثر ہے ہمارا

حضرت سے کہا حق نے کہ امت سے یہ کہدو
بخشینگے اسے ہم کہ جسے ڈر ہے ہمارا

امت کا مری خاتمہ بالخیر ہو یارب
کہنا یہی اللہ سے سرور ہے ہمارا

اے دوستو اس قبر مین سوتے ہین اکیلے
کیا پوچھتے ہو حال کہ کیونکر ہے ہمارا

قدمون سے اٹھائینگے ہمین گر تری خدام
کہدینگے یہین آج تو بستر ہے ہمارا

پھر فروشی کے گانے لگے اکبر ملہار
آئے گی ساون کی گر کالی گھٹا

اگر بینم بسیر باغ آن سرو خرامان را
اگر آید بجو ابم گویم آن سلطان خوبان را
کجا جنت کجا طیبہ کجا صحرا کجا گلشن
چنان در کشمکش گشتم کہ جا کم بر نمی آید
گر آید آن خریدارے ببازار جزا گویم

بازاوی کنم قربان بپا او دل و جان را
کہ بنما روی تابان را بیفگن زلف پیچان را
غلام درگہم ہرگز نخواہم حور و غلمان را
بیا شاہا ببالینم فدا سازم دل و جان را
کہ از نقد شفاعت سفیر و ستم جنس عصیان را

اگر اکبر بدرگاہش روم صل علی خوانم
ابوالقاسم محمد مصطفےٰ محبوب سبحان را

سب حسینوں سے جدا یہ کون تھا
دل میں آکر چھپ گیا یہ کون تھا
جسنے موسےٰ کو چکھایا طور پر
مست مجکو کر گئی کس گل کی بو
ہم پھرے جسکی طلب میں دور دور
دی شریعت نے سزا دہ کون تھی
رخنہ زن شریعت بن گئی
گم کئے کون دلکہان میں کون کون

چھینکر دل لے گیا یہ کون تھا
اے صنم تیرے سوا یہ کون تھا
لن ترانی کا مزا یہ کون تھا
سچ بتا باد صبا یہ کون تھا
نحن اقرب کہہ گیا یہ کون تھا
اور انا الحق بول اٹھا یہ کون تھا
قم باذنی کی صدا یہ کون تھا
کاتبین کو بہن تھا یہ کون تھا

ایک ہی جلوہ میں موسےٰ کی طرح
ہوش اکبر کا اڑا یہ کون تھا

روز اول کن کہا یہ کون تھا
صبر دل سے لے گیا یہ کون تھا
کس نے سلمان کو بچایا شیر سے
کسکی طاقت بن گئی خیبر شکن
مل گئی تصویر خاکی خاک میں
کس کا احمد نام تھا کس کا احد
اک ادا لاکھوں کو بسمل کر گئی
اسکو مارا اسکو زندہ کر دیا

تو ہی تھا تیرے سوا یہ کون تھا
اور میں کہتا ہی رہا یہ کون تھا
حامی یوسف ہوا یہ کون تھا
وہ علی تھا یا خدا یہ کون تھا
او نکلکر چل دیا یہ کون تھا
میم کا پردہ کیا یہ کون تھا
سلّمو صلّ علے یہ کون تھا
تھا یہ کس کا شعبدہ یہ کون تھا

ایسا بازیگر نہیں اکبر کہیں
کیا تماشہ کر گیا یہ کون تھا

سر گل لالہ میں عیان رنگ جمال یار تھا
عرش سے اترا فرش پر فرش سے پہونچا عرش پر
بوٹا سا قد دکھا گیا چاند سا خد دکھا گیا
آیا جو میرا کچھ خیال چلکے وہ حشر خیز چال
مجکو سمجھ کے خاکسار تونے ذلیل و خوار

سیر چمن سے کھل گیا خود وہی آشکار تھا
یان بھی ادا دکھا گیا وان بھی تو پردہ دار تھا
حسن کی حد دکھا گیا کیسا حسین یار تھا
کر گیا دل کو پائمال کتنا وفا شعار تھا
دل میں ترے ستم شعار کب سے بھرا غبار تھا

ابتو یہ آرزو ہے یار تیری گلی مین ہو مزار
ٹھوکرین کھاکے دون نکا پر سپہ مین جان نثار تھا

پہلے بشر بنادیا خاک مین پھر ملادیا
کیا لیا تونے کیا دیا کیا یہ مآل کار تھا

اکبر ادب سے گفتگو کیون ہے یہ خبط ہو بہو
کل کا یہ ذکر ہے کہ تو سنتے ہین ہوشیار تھا

کس کس ادا سے تونے جلوہ دکھا کے مارا
آزاد ہو چکے تھے بندہ بنا کے مارا

خود بول اُٹھا انا الحق خود بنکے شرع تونے
اک مرد حق کو ناحق سولی چڑھا کے مارا

کیون کوہکن پہ تونے یہ سنگ ساریان کین
لی اُسکی جان شیرین تیشہ اُٹھا کے مارا

اوّل بنا کے پُتلا پتلے مین جان ڈالی
پھر اُسکو قضا کی صورت مین آ کے مارا

گردن مین قمریون کے اُلفت کا طوق ڈالا
بلبل کو یار تونے گل مین سما کے مارا

آنکھون مین تیرے ظالم چھریان چھپی ہوئی ہین
دیکھا جدھر کو تونے پلکین اُٹھا کے مارا

غنچہ مین آکے مہکا بلبل مین جاکے چہکا
اِسکو ہنسا کے مارا اُسکو رلا کے مارا

سوسن کی طرح اکبر خاموش ہین یہان پر
نرگس مین اُسنے چھپکر آنکھین لڑا کے مارا

در شان حقیقت آگاہ امانت پناہ عارف باللہ حضرت مخدوم حافظ حسن جان صاحب دام فیضہم

اک زمانہ ہے ثناخوان آپ کا
فیض ہے یان آپکا وان آپکا

کیا مرا منہ ہے کہ لکھون وصف کچھ
حضرت حافظ حسن جان آپکا

ایسے رتبے پر تو ہونا چاہیے
نام نامی قطب دوران آپکا

تمپہ ہے مخدوم وارث کا کرم
ہمپہ ہر دم فیض پنہان آپکا

خالی جاتا ہی نہین در سے کبھی
جو کوئی آتا ہے مہمان آپکا

تاب و طاقت کیا کہ آ کر کر سکے
سامنا شیر نیستان آپکا

عارف و کامل ہو تم پھر کیون نہو
معتقد گبر و مسلمان آپکا

طالبان فیض مالا مال ہون
لے جو بخشش گنج عرفان آپکا

کیا کمی ہے ہر کو ہر دم ہمپہ ہے
فیض عرفان قطب دوران آپکا

ہو عنایت کی نظر خادم ہے یہ
اکبر عاصی ثناخوان آپ کا

قصیدہ بشان اعلیٰ حضرت سلطان العارفین افتخار الکاملین حاجی حرمین شریفین سیدنا سیّد وارث علی شاہ صاحب عرف منّھن میان طال اللہ حیاتہ و بسط اللہ کرامتہ

بلبل فدائے گل ہے ہم ہین فدائے وارث
بسمل بنا چکی ہے تیغ ادائے وارث

سرشار معرفت ہو روشن ہو چشم باطن
وحدت کے جام بھر بھر جسکو پلائے وارث

دیوہ کی سمت جائین سب حسرتین برآئین
کحل البصر بنائین ہم خاکپائے وارث

کیا جم کی جاہ وحشت دارا کی کیا حقیقت
ہے شاہ ہفت کشور ادنیٰ گدائے وارث

عالم مین جسطرف کو دیکھا نظر اٹھا کر
کچھ بھی نظر نہ آیا ہم کو سوائے وارث

اے دو جہان کے داور بہر قسیم کوثر
ہمپر ہو روز محشر ظل لوائے وارث

جاری ہو تا بہ محشر داتا یہ تیرا لنگر
بس یہ مانگتا ہے اکبر دیجے برائے وارث

دیگر

مری مشکل کو حل کیجے مرے مشکلکشا وارث
عنایت سے تری ہوتا ہے بیڑا پار یا وارث

نکالا بحر عصیان سے بچایا موج طوفان سے
جزاک اللہ فی الدارین خیر مرحبا وارث

اجالا کیون نہو کونین مین انوار عرفان کا
ہے روشن دو جہان مین آفتاب چشتیا وارث

گل باغ حسینی قرۃ العین دل زہرا
علی کے لاڈلے نور نگاہ مصطفیٰ وارث

دم آخر سر مدفن بروز حشر کام آئے
مرا حافظ مرا حاجی مرا والی مرا وارث

دم آخر دکھا دینا مجھے یہ چاند سی صورت
ترے قربان ہو جاؤن حبیب کبریا وارث

یہان کیون کھو رہے ہو تم اکبر خواب غفلت مین
چلو بس اٹھ دیوہ کو تمہارا ہے خدا وارث

دیگر

تو میرا آقا یا حاجی وارث
مین تیرا بردہ یا حاجی وارث

نور الٰہی حسن محمد ﷺ
ہو تم سراپا یا حاجی وارث

مدحت تمہاری خدمت تمہاری
ہے فخر میرا یا حاجی وارث

امداد کو آخر فریاد سن جا
یا حاجی داتا یا حاجی وارث

غم جوش زن ہے آ مدد کو
لو ڈوبا ڈوبا یا حاجی وارث

تم سے ترے گی کشتی ہماری
ہو پار بیڑا یا حاجی وارث

عرش معلی ہے تیری دیوہ
تو میرا دیوا یا حاجی وارث

دے ایسی آنکھین کہ جن سے دیکھون
مین تیرا جلوا یا حاجی وارث

جس سے رہین ہم مست محبت
دے جام ایسا یا حاجی وارث

دلمین چلا آ تیرے لئے ہے
آنکھون سے رستا یا حاجی وارث

آنکھون مین آ جا ہم ڈال لین گے
پلکون کا پردا یا حاجی وارث

ہے سخت مشکل چشم کرم ہو
اکبر کے مولا یا حاجی وارث

ردیف جیم

محبوب خدا خانہ دلمین ہے مکین آج
صد شکر کہ مہمان ہے شہ عرش نشین آج

اسرار عشق کچھ نہین کھلتے ہین سر طور
موسیٰ نے نہین دیکھ لیا ہو نہ کہین آج

کس سرو سہی قد نے قدم رنجہ کیا ہے
ہے رشک دہ باغ جنان فرش زمین آج

حیران و پریشان جو زلیخا کی طرح ہین
یوسف نے انہین خواب مین دیکھا تو نہین آج

محبوب خدا زیب دہ بزم جہان ہین
پھر کیون نہ بنے فرش زمین عرش برین آج

ہنس ہنس کے کہینگے ترے میخوار سر حشر
اے زاہدو دیکھو تو ہین وہ ہین آج

آئے ہین بہت دور سے اے سرور عالم
ہو جائے اجازت تو ٹھہر جائین یہین آج

کچھ بھید ہے کیون خود بخود آنکھین پھڑکتی
آتا نہو شاید وہ کہین ماہ جبین آج

پھرتے ہین فقیرونکی طرح کوچہ بکوچہ
کیا خوب ہین اکبر بھی کہین کل ہین کہین آج

ردیف ح

لکھو لکھکے وصف شاہ سناؤنین کسطرح
طوبی کی شاخ خامہ کو لاؤنین کس طرح

کسطرح ہاتھ آئے تو پاؤن ہین کسطرح
چلنے کو سر کے پانو بناؤن مین کس طرح

آنکھونمین بس گئین ترے روضہ کی جالیان
ان جالیون مین پلکین بچھاؤنین کس طرح

مفلس ہون صرف داغ غم عشق دلمین ہین
یہ گل مزار شہ پہ چڑھاؤن مین کس طرح

ایمن مین کھو رہی تھی تجلی کلیم سے
گر جاؤگے تمہین نظر آؤن مین کس طرح

بچپن گیا شباب گیا پیری آگئی
جاتی ہے پیر بھی روٹھی مناؤنین کس طرح

مولا کے داغ عشق سے دل باغ باغ ہے
جامہ مین اپنے پھولا سماؤن مین کس طرح

دیکھا جمال خواب مین اور آنکھ کھل گئی
پھر سو گیا نصیب جگاؤن مین کس طرح

یارب کشادہ اکبر شیدا کی قبر ہو
ارمان کھو رہا ہے سماؤن مین کس طرح

ردیف خ

رنگت سے تیری پنجۂ مرجان ہے سرخ سرخ
پرتو سے تیرے لعل بدخشان ہے سرخ سرخ

اے رشک مہر تیری ضیا سے تمام خلق
تابندہ صورت مہ تابان ہے سرخ سرخ

مانند لعل ہے لب گلرنگ آپ کا
رخسار مثل لؤلؤ و مرجان ہے سرخ سرخ

آب کرم سے تیرے گلستان ہی سبز سبز
پرتو سے تیرے سر چراغان ہی سرخ سرخ

اعدا کی ہوا ہوائی اڑی زرد ہو گیا
دیکھا جو سہ نے چہرہ درخشان ہی سرخ سرخ

امت کو بخشدونگا یہ کہتا ہے ذوالجلال
اتنا نہ رو کہ دیدہ گریان ہے سرخ سرخ

شان جلال داور محشر ہی آشکار
اکبر لباس شاہ شہیدان ہے سرخ سرخ

ردیف دال

تعظیم سے لیتا ہے خدا نام محمد
کیا نام ہے اے صل علی نام محمد

سجدہ مین رہا دس برس لوح نہ سر اٹھایا
جسوقت قلم لکھنے لگا نام محمد

سلطان دو عالم ہے گر فقر سے ہے فخر
ہو کیون نہ محب الفقرا نام محمدؐ

ڈرتا تھا گناہون سے مین رحمت نے ندا دی
غافل تو کہین بھول گیا نام محمدؐ

مُزمل و مُدثر کہہ کے پکارا
کس پیار سے لیتا ہے خدا نام محمدؐ

قرآن مین جنت مین سرِ عرش سرِ لوح
کس شان سے خالق نے لکھا نام محمدؐ

محشر سے اُنہین بھیجدیا خُلدِ برین مین
جس جس نے لیا پیش خدا نام محمدؐ

دو حضرتِ جابرؓ کے پسر کردیئے زندہ
اللہ رے اعجاز ترا نام محمدؐ

ہے اُسپہ حرام آگِ جہنم کی عزیزو
جس شخص کے ہو دل پہ لکھا نام محمدؐ

اکبر تو بچا چاہے اگر نارِ سقر سے
سینے کے نگینے پہ کُھدا نام محمدؐ

دیکھا جو لکھا نام خدا نام محمدؐ
آنکھون پہ رکھا چوم لیا نام محمدؐ

قطعہ

جسوقت احبا نے سرِ قبر اُتارا
سب بھول گیا یاد رہا نام محمدؐ

پھر کہتے مگر رہ گئے خاموش نکیرین
جسوقت مرے مُنہ سے سُنا نام محمدؐ

دل شق تھا سماوات کا مُنہ فق تھا شفق کا
لیتے تھے جو رن مین شہدا نام محمدؐ

آدم کی خطا بخشی گئی دم مین دم آیا
جس دم کہ لیا پیش خدا نام محمدؐ

اے منکرو پچھتاؤ گے غافل نہو اس سے
لے لو کہ ہے انعام خدا نام محمدؐ

صد شکر یہ ہے نعمتِ اتممتُ علیکم
خالق نے دیا ہم نے لیا نام محمدؐ

اے مومنو ان نامون کا انعام ہے جنت
لو صبح و مسا نام خدا نام محمدؐ

گر قبر مین ہون افعی و کژدم تو نہین خوف
ہے اُمتِ عاصی کا عصا نام محمدؐ

اورنگِ رسالت پہ امیر الامرا ہے
لیکن ہے انیس الغربا نام محمدؐ

آنکھون مین بسے دل مین رہے ہونٹو پہ آئے
طیبہ کی فضا یادِ خدا نام محمدؐ

اکبر کا خطیرہ ہو مدینہ مین الٰہی
اور اوسپہ ہو ہر سمت لکھا نام محمدؐ

حق سے ملا ہے نام محمدؐ
یا حق ہے یا ہے نام محمدؐ

سر پر ہے میمِ اول کا سہرا
دولھا بنا ہے نام محمدؐ

دار الشفا ہے باغ مدینہ
دل کی دوا ہے نام محمدؐ

دل کی کلی مین کچھ بھی نہین ہے
اک بس رہا ہے نام محمدؐ

جتنے نبی ہین اُن سب سے پہلے
لکھا گیا ہے نام محمدؐ

ہو پار بیڑا اُسکا بھنور سے
جسکو بنا ہے نام محمدؐ

صلِ علیٰ کے پڑھنے کے قابل
نام خدا ہے نام محمدؐ

گلزار خط سے لکھا ہے ایسا
گُل بن گیا ہے نام محمدؐ

جو جو مریضِ دردِ گنہ ہین
اُنکی دوا ہے نام محمدؐ

فرشِ زمین پر عرشِ برین پر
نامی ہوا ہے نام محمدؐ

حق سے ملا دے جنت دلا دے
جسکو کہ چاہے نام محمدؐ

اکبر کے دل کی جنت کے در کی
کنجی بنا ہے نام محمد

کب نور خدا سے ہے جدا نور محمد
ہے نام خدا نور خدا نور محمد

ہے اول مخلوق خدا نور محمد
کچھ بھی نہ تھا اللہ تھا یا نور محمد

کیا پیدا کیا پہلے یہ جبریل نے پوچھا
اللہ تعالے نے کہا نور محمد

جب کچھ بھی نہ تھے شمس و قمر ارض و سموات
تھا عرش پہ قندیل نما در محمد

تعظیم کی سجدہ مین جھکے آکے فرشتے
جب حضرت آدم کو ملا نور محمد

پرنور کیا جسم عجب شان سے برسون
پیشانی آدم مین رہا نور محمد

روشن ہوا اسلام مٹی کفر کی ظلمت
جسوقت ہوا جلوہ نما نور محمد

شمس و قمر و نجم مین اس نور کے ذرے
روشن ہے فلک تا بسما نور محمد

منظور ہدایت ہے دکھاتا ہے رہ راست
ہر آنکھ کی پتلی مین چھپا نور محمد

اسواسطے سو جان سے فدا ہوتی ہے بلبل
اللہ نے پھولون مین رنگا نور محمد

ہوتی ہے عجب روشنی ہر دو جہان ہر کے
چھن چھن کے برستا ہے سدا نور محمد

جو محفل میلاد کے منکر ہین وہ دیکھین
اس بزم مین ہے جلوہ نما نور محمد

اکبر کی سیہ کاری سے تجلی شمع لحد ہے
ہو جائے یہان روشنی آ نور محمد

ہر درد کی دوا ہے صل علے محمد
تعویذ ہر بلا ہے صل علے محمد

محبوب کبریا ہے صل علے محمد
کیا نقش خوشنما ہے صل علی محمد

قرب خدا ہو حاصل جنت مین ہو وہ داخل
جس نے لکھا پڑھا ہے صل علی محمد

یارب درود پڑھکر ہو روح تن سے باہر
اور وہ درود کیا ہے صل علی محمد

جنت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا
گر دل پہ لکھ لیا ہے صل علی محمد

اسکی نجات ہوگی رحمت بھی ساتھ ہوگی
جو پڑھ کے مرگیا ہے صل علی محمد

جو درد لا دوا ہو یہ کہو لکر پلا دو
کیا نسخہ شفا ہے صل علی محمد

جانے بھی دے ارم کو رضوان بکر کے ہمکو
سینہ پہ لکھ لیا ہے صل علی محمد

کاندھا بدلنے والو ہمراہ چلنے والو
پڑھتے چلو روا ہے صل علی محمد

منزل کا ہے بھروسہ اکبر بغل مین توشہ
کیا خوب لے چلا ہے صل علے محمد

ردیف ذ

رکھ لیا نام محمد کا جو لکھکر تعویذ
ہو گئے چاک گنہ کے سر محشر کاغذ

گل رخسار محمد کی ثنا لکھی تھی
پھر گیا رنگ بنا پھولون کی چادر کاغذ

کرتا ہون نعت محمد کے مضامین رقم
چوم لیتا ہے زبان قلم اٹھکر کاغذ

وہ گنہگار ہون لکھے جو گئے میرے گناہ
ہو گیا شرم سے چھوٹا سا سمٹکر کاغذ

ہے اس آئینہ مین تصویر ثنائے محبوب
واہ کیا خوب ہے قسمت کا سکندر کاغذ

وقتِ تحریرِ غمِ حالِ امامِ شہدا
خوب رویا خامہ سے لپٹکر کاغذ

بارِ احسانِ ثنائے نبوی جب نہ اُٹھا
گرگر کے اپنے دکا کرنے لگا کُڑ کُڑ کاغذ

جب سے کاغذ کو ہے تزئین ترے نامون سے
عاشقانِ نبوی کو ہوا دلبر کاغذ

اک طرف نامِ خدا ایک طرف نامِ نبی
لکھکے رکھدینا سرِ تربتِ اکبر کاغذ

ردیف رمہملہ

ہوشِ معرفت کر ساغر پلا پلا کر
دینگے دُعا شرابی ہاتھ اوٹھا اوٹھا کر

اے مُرشدِ طریقت بھر دے شرابِ وحدت
کر دور نقشِ کثرت دل سے مٹا مٹا کر

جو تجھپہ مر رہے ہین کب بے خبر رہے ہین
تسلیم کر رہے ہین سر کو جُھکا جُھکا کر

ہم نے اگر دیا ہے تو تجکو سر دیا ہے
اور خاک کر دیا ہے تو نے جلا جلا کر

ادنیٰ غلام تیرا اعجاز ہے سراپا
مردے کئے ہین زندہ ٹھوکر لگا لگا کر

وہ ظرف کر عنایت جسمین رہے یہ لذت
پھر بھر دے جامِ وحدت جلوہ دکھا دکھا کر

آتی ہے پھر خرابی بہکے ترے شرابی
آنکھین ہوئین گلابی ساغر چڑھا چڑھا کر

تحریر فاضلانہ تقریر عالمانہ
تو اور شراب خانہ اکبر خدا خدا کر

ردیف ز

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

جلوۂ وحدت دکھادے کارساز
پردۂ کثرت اُٹھادے کارساز

جب مین جانو کارساز یکو تری
میری بگڑی کو بنادے کارساز

تو ہی مجھے بلجائے مین تجھ سے ملون
لوثِ ہستی کو مٹادے کارساز

دور کر نقشِ حجابِ غیریت
عشق اپنے حسن کا دے کارساز

مجکو پہونچادے مزارِ شاہ تک
اے فلک تجکو جزا دے کارساز

جان بلب ہون دردِ ہجرِ شاہ سے
اس مرض کی کچھ دوا دے کارساز

جس سے پہونچون منزلِ مقصود تک
ایسا خضر رہنما دے کارساز

مشکلین اکبر کی سب آسان ہو
پار بیڑے کو لگادے کارساز

ردیف سین

دل سے تو ہین حبیبِ خدائے غفور پاس
کیون جابجا تلاش کیا اُنکو دور پاس

اے شاہ حسن اُسکو بُلالے ضرور پاس
ہے صبر دور ہے جو دلِ ناصبور پاس

جسم گئے فلک پہ محمدؐ تو قدس مین
تھا شور دورباش کہ آئے حضور پاس

کیونکر سہو نہین صدمۂ فرقت ہون ناتوان
رکھئے خدا کیواسطے مجکو حضور پاس

اکبر جمالِ حضرتِ وارث کو دیکھکر
ہے تیرے واسطے تو یہی کوہِ طور پاس

زوار جیسے کعبۂ اطہر کے آس پاس / پھرتا ہون مین مزار پیمبر کے آس پاس

بلبل ہون جیسے جمع گل تر کے آس پاس / پھرتا ہون روضۂ شہ انور کے آس پاس

اے زائرو مجھے بھی تو شوق طواف ہے / مین بھی پھرونگا لیکے چلو اس در کے آس پاس

قطعہ

جبریل ہی نہ تھے شب معراج ہمرکاب / تھے اور انبیا بھی پیمبر کے آس پاس

مانند گردباد ہوئے گرد جن و انس / پھرتی تھی سب سواری سرور کے آس پاس

یون حلقہ زن تھے گرد محمد ملائکہ / ہالا ہو جسطرح مہ انور کے آس پاس

ہوگی تمام خلق پئے مغفرت کھڑی / روز نشور شافع محشر کے آس پاس

تشنہ لبان شربت دیدار روز حشر / ہونگے تمام ساقی کوثر کے آس پاس

اللہ رے شان رحمت واللہ کہ لطف حق / سایہ فگن ہی تیرے ثناگر کے آس پاس

جنت مین جاکے یہ تری نعتین اگر پڑھے
حورین ہون جمع اسی اکبر کے آس پاس

ردیف ش معجمہ

کرتے ہین اس شاہ خوبان کو تلاش / جسکی تھی محبوب سبحان کو تلاش

ہم ہوئے دونون تماشائے عشق مین / دلکو ڈہونڈون یا کرون جانکو تلاش

ہم فقیرانہ بسر کرتے ہین عمر / کیون کرین ہستی کے سامانکو تلاش

جب تو ہی خود اے مری جان ملگیا / کیا کرین پھر دین و ایمان کو تلاش

فخر ہے الفقر فخری پر جسے / کرتے ہین اُس شاہ شاہا کو تلاش

جو ہے ارباب توکل کا کفیل / کیجیے اس بیسر سامان کو تلاش

جو کہ ہے اکبر ترا مشکلکشا
دل سے کر اُس شاہ مردان کو تلاش

ردیف ص

حبیب ایزد غفار ہے خاص / خطاب احمد مختار ہے خاص

برائے اضطراب دل وظیفہ / مرے حق مین ترا اذکار ہے خاص

خطاب احمد مرسل ہین لاکھون / مگر ختم الرسل اے یار ہے خاص

ہوئے لاکھون پیمبر یون تو پیدا / مگر اک احمد مختار ہے خاص

سوا اللہ کے کوئی نہین ہے / رسول اللہ کا دربار ہے خاص

قسم قرآن کی قرآن عشاق / تمہارا مصحف رخسار ہے خاص

خدائے پاک ہی خود جسپہ مائل / مرا دلبر وہی دلدار ہے خاص

محمد مصطفے ہم بیکسون کا / رفیق و مونس و غمخوار ہے خاص

مریضان محبت ہین ہزارون
مگر اکبر کو اک آزار ہے خاص

ردیف ض

بلبل نہیں ہوں میں گل خنداں سے کیا غرض
قمری نہیں ہوں سرو گلستاں سے کیا غرض

میری تو جان اُس گل خوبی پہ ہے نثار
اے عندلیب مجکو گلستاں سے کیا غرض

ظاہر میں دور ہوں دل باطن میں ہوں قریب
ہنگام وصل ہے غم ہجراں سے کیا غرض

سودائی تو نہیں جو ہو سودائے زلف غیر
مجکو کسیکی کاکل پیچاں سے کیا غرض

دو بھر ہوئی ہے جان غم ہجر شاہ میں
اے خضر ہمکو چشمۂ حیواں سے کیا غرض

ہمکو تو تم سے کام ہے اے مہرباں ہمیں
حور و قصور روضۂ رضواں سے کیا غرض

اے شاہ حسن اپنے ہی قدموں میں دے جگہ
کشتے کو تیرے گنج شہیداں سے کیا غرض

مقصد در اصل حق کا تمنا نبی سے تھا
معلوم بھی ہے کچھ کہ ہے قرآں سے کیا غرض

حلقہ بگوش عشق خط و خال مصطفےٰ
رنگین چمن کے سنبل و ریحاں سے کیا غرض

ہوگا زباں پہ نام مبارک لحد میں بھی
وحشی کو تیرے شہر خموشاں سے کیا غرض

اکبر تو خود فقیر منش ہے حضور اسے
تاج شہی و تخت سلیماں سے کیا غرض

ردیف ط

ہوتا ہے سیر اُس شہ خوباں سے غم غلط
قمری کا جیسے سرو گلستاں سے غم غلط

ہوتی ہے مجکو قرائت قرآں سے وہ خوشی
جسطرح صوفیوں کا خوش الحاں سے غم غلط

پہونچے حبیب عرش پہ اللہ خوش ہوا
ہوتا ہے میزباں کا مہماں سے غم غلط

مجکو حبیب پاک کے کوچہ میں لے چلو
ہوگا نہ میرا روضۂ رضواں سے غم غلط

دل شاد ہوگیا مرا ہوتے ہی چار آنکھ
ہوتا ہے یاں نگاہ کے پیکاں سے غم غلط

مشتاق خط سبز رخ پاک مصطفےٰ
کرتے ہیں اپنا جدول قرآں سے غم غلط

ہر دم رہا تصور زلف نبی میں شاد
اکبر کا ہوگیا شب ہجراں سے غم غلط

ردیف ظ معجمہ

لو ہم دیوہ کو جاتے ہیں خدا وارث خدا حافظ
ہمیں حضرت بلاتے ہیں خدا وارث خدا حافظ

چلے شہر خموشاں کو وطن کی بستیاں چھوڑیں
نئی بستی بساتے ہیں خدا وارث خدا حافظ

کسیکی خیر ہو وہ سیر کو جس دم نکلتے ہیں
چمن میں گل کھلاتے ہیں خدا وارث خدا حافظ

ہوا ہے سیر میں وہ جب نظر کرتے ہیں گلشن پر
شجر بھی حال لاتے ہیں خدا وارث خدا حافظ

ہوا یہ حال بیماران الفت کا ترے غم میں
نہ پیتے ہیں نہ کھاتے ہیں خدا وارث خدا حافظ

تمہاری فکر ہے ہر دم تمہارا ذکر ہے ہر دم
تمہارے گیت گاتے ہیں خدا وارث خدا حافظ

کوئی پوچھے کہ اکبر کون وارث کون حافظ ہے
سوے دیوہ بتاتے ہیں خدا وارث خدا حافظ

ردیف ع

لے زعکس لمعہ حسنت فروزان ست شمع
صورت خورشید عالمتاب تابان ست شمع

چون بشکل طفل با در زاد عریان ست شمع
زین صبا در پردہ فانوس پنہان ست شمع

طالب مطلوب را در عشق باشد حالتے
چون بسوز حسرت پروانہ سوزان ست شمع

آنکہ پروانہ بسوز جلوہ حسنش بسوخت
در فراقش زین سبب در بزم گریان ست شمع

شمع ہم پروانہ سان پروانہ آن شمع رو ست
در حرم در دیر و زہر بزم جویان ست شمع

چون نہ گرد آیند و مشتاقان او پروانہ سان
ہم جمال حسن حق در بزم امکان ست شمع

ہم بدیر و ہم بکعبہ دیدہ ام کو جلوہ ریز
من ندانم کہ ہندو یا مسلمان ست شمع

جلوہ حسنش چرا رو زیر برقع آورد
روشنی شمع بیرون ست پنہان ست شمع

شعر این سوختہ سامانی اکبر ببین
بر فرازش کس نیاید محض گریان ست شمع

نام حق سے چاہیئے عنوان شروع
پڑھ کے بسم اللہ کر قرآن شروع

اب بُلاتے ہین شہ کون و مکان
اب نکلنا ہو گیا ارمان شروع

اسمین ہے نعت محمدؐ مصطفےٰ
پڑھ کے صلی اللہ کر دیوان شروع

کیجئے جلدی سے کچھ اِسکا علاج
ہے ابھی درد غم ہجران شروع

عشق محبوب خدا پر ختم ہے
کرتے ہین اے صاحب ایمان شروع

پھر ہوا دامان استقلال چاک
پھر ہوئی ہے شورش افغان شروع

شرع مین کیا شرم دکھلاؤ بھی مُنہ
کرتے ہین مومن بھی قرآن شروع

اُسکا یارب خاتمہ بالخیر ہو
جو کرے اکبر کا یہ دیوان شروع

ردیف غ

چار جانب ہمنے دیکھا باغ باغ
وصف حضرت کا ہی چرچا باغ باغ

بیل مین بوٹے مین پھل مین پھول مین
رنگ و بو بن کر سمایا باغ باغ

تجھسے ہے آباد و سر سبز و نہال
بستی بستی صحرا صحرا باغ باغ

دیکھکر عکس گُل رخسار شاہ
اوج پر ہے موج دریا باغ باغ

تیرے سجدہ کو جھکی ہے شاخ شاخ
ذکر سے تیرے ہے تازا باغ باغ

دونون جانب ہی ترا لطف و کرم
ہو رہے ہین دین و دُنیا باغ باغ

طائران خوش نوا وصفت کنند
اے گُل گلزار بطحا باغ باغ

ہجر سے تیرے ہے دریا تشنہ لب
وصل سے تیرے ہے صحرا باغ باغ

نعت اکبر بلبلون سے جب سُنی
کھل گیا گل گل شگفتہ باغ باغ

ردیف ف

ہے ترا ہر گل مین جلوہ صاف صاف
ہے یہ بلبل کا ترانہ صاف صاف

دہو دیئے آب شفاعت نے گناہ
ہوگیا اعمال نامہ صاف صاف

پائیگا جنت جو ایمان لائیگا
کہہ رہے ہین شاہ بطحیٰ صاف صاف

ڈر خدا کے قہر سے حال گناہ
سب کہینگے تیرے اعضا صاف صاف

کیون نہون قربان کہ ہے جسم آپ کا
اچھا اچھا ستہرا ستہرا صاف صاف

بولے عرض مدعا پر ہنسکے وہ ہُنہُ ہُنہُ
کہدو کہدو اچھا اچھا صاف صاف

دیکھکر اکبر فدا ہین صبح و شام
کالی کالی زلف چہرا صاف صاف

دیکھلے اے چشم بینا صاف صاف
ہے وہ ہر شئے مین چمکتا صاف صاف

مژدہ لاتقنطو قرآن مین
اے مسلمانون ہے لکھا صاف صاف

پردۂ شب ہے سواد زلف شاہ
روز روشن رخ سے پیدا صاف صاف

اے صبا سچ کہتا کیا تو نے مرا
حال اُن سے کہہ سنایا صاف صاف

ہو گئین مداح رسول حق شناس
کیون نہو مرغوب کہنا صاف صاف

اللہ اللہ اصطفائے مصطفیٰ
شکل آئینہ سراپا صاف صاف

چل مدینہ کیطرف غافل نہو
ہے یہی دل کا تقاضا صاف صاف

مرحبا اکبر بھی ہین کیا صاف گو
حال دل سب کہہ سنایا صاف صاف

ردیف ق

اک مین ہی نہین احمد مختار کا مشتاق
اللہ بھی ہے آپکے دیدار کا مشتاق

مذہب ہی مرا شیخ و برہمن سے جدا ہے
تسبیح کا شائق ہون نہ زنار کا مشتاق

دیکھے جو کبھی آپ کے بیمار کا نقشہ
خود عیسیٰ مریم ہو اس آزار کا مشتاق

محراب صنم خانہ و کعبہ ہے مجھے ایک
ہون جیسے مین اُس ابروئے خمدار کا مشتاق

یون دل ہے فدا عارض گلگون پہ تمہارے
جسطرح کہ بلبل گل گلزار کا مشتاق

اولجھن مرے دل کی کوئی سلجھائے کہانتک
ہو کیون نہ تری کاکل خمدار کا مشتاق

اکبر کو بھی موسیٰ کیطرح جلوہ دکھا دو
ہے یہ بھی حضور آپکے دیدار کا مشتاق

جب سے سینے پر لگا ہے تیر عشق
نیم بسمل ہوگیا نخچیر عشق

ہون ازل کے روز سے نخچیر عشق
شیر مادر ہے مجھے شمشیر عشق

جل گیا سوز فراق یار مین
آتش غم بنگئی تاثیر عشق

دیکھکر نقشہ تمہارے حسن کا
بنگیا ہون سر بسر تصویر عشق

باریاب درگہہ والا ہوئے
واہ کیا ہاتہہ آئی ہے تدبیر عشق

عید کا دن ہے گلے ملتا ہون مین
چل رہی ہے حلق پر شمشیر عشق

جب سے ہے اُس زلف پیچان کا خیال
ہم ہین اسیر حلقۂ زنجیر عشق

جان شیرین کے عوض تیشہ ملا
کوہکن سے پوچھئے تعزیر عشق

حال جسم اکبر عاشق نہ پوچھ
آگ سے معمور ہے تعمیر عشق

ردیف ک

بیتاب رہون ہجر کے آزار مین کب تک
دم باقی رہے عاشق بیمار مین کب تک

کیون دیر لگائی ہے لگا دو کوئی ٹھوکر
کشتی مری ٹکرائیگی منجدھار مین کب تک

اے چشم تمنا تو قدم چوم رہی ہے
اس سلسلۂ گیسوئے خمدار مین کب تک

اپنے گل رخسار کا نیرنگ دکھا دے
تڑپا کرے بلبل ترے گلزار مین کب تک

پوچھو کوئی اس ساقی کوثر سے کہ تڑپین
عاشق طلب شربت دیدار مین کب تک

حلال مشاکل ہے تری ذات الٰہی
ہون قید گاؤ گیری ادبار مین کب تک

اے باد صبا کیجیو دریافت کہ ہوگی
اکبر کی رسائی ترے دربار مین کب تک

مرے نالے گئے چرخ برین تک
نہ پہونچے پر نہ پہونچے شاہ دین کب تک

نہ ہوگا حسن مین تم سا بھی کوئی
فدا ہے تجھپہ یوسف سا حسین تک

جہان ہے اے فلک محبوب میرا
خدا کے واسطے لے چل وہین تک

تمنا ہے کہ روضہ پر تمہارے
کرون قربان جان و مال دین تک

فدا ہو جاؤن گا مین صورت کبک
اگر پہونچا کبھی اس مہ جبین تک

نظر ہو جائیگی بس چشم بد دور
انہین او چرخ تو اتنا نہین تک

خدا سے تو ملا دوگے ہمین تم
پہونچ جاتے کسی صورت تمہین تک

نہ ہارینگے کبھی ہمت ہم اے شاہ
تمہارا شوق لیجائے کہین تک

قطعہ

کرون حال شب اسرا ئے رقم کیا
تماشائی تھا خود ماہ مبین تک

پئے تعظیم استادہ ملک تھے
جھکا تسلیم کو گردون زمین تک

بلند آوازہ اللہ اکبر
شب معراج تھا عرش برین تک

نہ کیجئے ظاہر اسرار حقیقت
یہ قصہ آپ رہنے دین یہین تک

بہک جائین نہ اہل شرع اکبر
رسائی غیر ممکن ہے یقین تک

ردیف ل

چلے کعبہ کو ہم منزل بمنزل
گھٹے گا درد غم منزل بمنزل

نہ ہمت ہار کعبہ کے مسافر
چلا چل دم بدم منزل بمنزل

دکھائین گی تری امت کو حورین
مکانات ارم منزل بمنزل

ارے ہمدم مساحت کی نہ ہین
تجھے میری قسم منزل بمنزل

بنی کے نعل کوہ کے سفر بن
اٹھا ڈیڑھا تے تجھے ستم منزل بمنزل

لگے سے سینہ سینے سے شکم پر — چلی تیغ دو دم منزل بمنزل
لحد مین قبر مین محشر مین ہو کر — گئے سوئے ارم منزل بمنزل
ہین رکہتے عرش کی آثار عزت — مکانات حرم منزل بمنزل

مدینے کے سفر کا حال اکبر
چلو کرتے رقم منزل بمنزل

ردیف میم

بشوق پائے بوسی شہ ابرار می مانم — شوم خاک قدومش من ازین افکار سیمانم
گہے چون دانۂ تسبیح باخال خشک گاہے — بزلف ہندووش ہر رشتہ چون زنار میمانم
چنان دربار دربارش کہ عالم فیض می یابد — بفکر باریابی ہمدرین دربار می مانم
مگر اشکم شود سیلاب کشتی جسم زار من — بدین امید من چون ابر دریا بار میمانم
ازان قعیکہ نوشیدم شراب عشق آن ساقی — بشکل دیدۂ خمار من سرشار می مانم
من آن پابستۂ زنجیر عشقم کز ازل دیدم — اسیر حلقہ ہائے کاکل خمدار می مانم

پریشان حال خستہ تن شکستہ بال لے اکبر
بدیدار حالِ آن پری رخسار می انم

بشان حضرت حاجی گنج علم صاحب قدس اللہ سرہ

کیا بڑی سرکار ہے سرکار حاجی گنج علم — ہے کرامت سے بڑی گفتار حاجی گنج علم
فیض کے موتی برستے ہین مزار پاک پر — واہ کیا دُربار ہے دربار حاجی گنج علم
کیون نہ فیض خوشنویسی پائین یان خوشنویس — جنکی لوح مشق ہے دیوار حاجی گنج علم
جو یہان ہو معتکف ہو جائے وہ روشن ضمیر — ہین بھرے درگاہ مین انوار حاجی گنج علم
ہین خزانے علم کے معمور اس گنبد مین دیکھ — آ ادہر او طالب دیدار حاجی گنج علم

حال اکبر پر رہے یارب عنایت کی نظر
ہے یہ اک ادنی سا خدمتگار حاجی گنج علم

فی الشان جناب فیضماب پیر دستگیر زبدۃ السالکین و قدوۃ العارفین محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین مقتدا القبلتین مولانا و مرشدنا حضرت شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ

مرشد ہمارے ہین غوث اعظم — آنکھون کے تارے ہین غوث اعظم
ڈھونڈو نہین ان کا ثانی نہین ہے — دلبرون مین پیارے ہین غوث اعظم
ہم پر ہو چشم لطف و عنایت — ہم تو تمہارے ہین غوث اعظم
ارض و فلک مین ہے نور انکا — روشن ستارے ہین غوث اعظم
آل پیمبر محبوب داور — ہادی ہمارے ہین غوث اعظم

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

بغداد جا کر رو کر کہین سے گے
بیڑا ہمارا پار لگا دے

قطعہ

ہم غم کے مارے ہین غوث اعظم
تیرے سہارے ہین غوث اعظم

دیکھو تو اکبر نورانی چہرہ
کیا پیارے پیارے ہین غوث اعظم

مشکل مین میری کیجے امداد غوث اعظم
لایا ہون غم سے در پر غوث اعظم
نخل مراد میرا سرسبز ہو خدارا
نور نظر نبی کے لخت جگر علیؓ کے
شنکر مری گذارش کیجے مری سفارش
مولا علیؓ کا صدقہ امداد جلد کیجے
پیران پیر ہو تم اب دستگیر ہو تم
تیرا غلام ہو کر غیرون کی کھائے ٹھوکر

تُسلے علی کا صدقہ فرمایئے غوث اعظم
ہو کچھ تو میرے حق مین ارشاد غوث اعظم
تم سے چمن چمن ہے بغداد غوث اعظم
سین باصفا کی اولاد غوث اعظم
عرضی پہ میری حق سے صاد غوث اعظم
کبتک اُٹھاؤن غم کی اُفتاد غوث اعظم
در در پھرون مین کبتک برباد غوث اعظم
انصاف کر کے دلین ہو داد غوث اعظم

کسطرح آئے اکبر ملتی نہین ہے اکثر
بغداد کے سفر کی تعداد غوث اعظم

ردیف نون

ہوتا ہے سدا ذکر خدا کا مرے دل مین
محبوب الٰہی کا ہے گھر امرے دل مین

جلوہ مری آنکھون مین ہو نقشہ مرے دلین
بس جاؤ نین اس ہند سے بس جائیے آپ ہی
پڑھتا ہے ہمیشہ کوئی اللہ سا مشتاق
محبوب کسی طرح لے مرے دل کو
آجائے محبوب خدا بچھ گئین پلکین
ہو جلوہ فگن طور کا اور عرش برین کا
پردے مری آنکھونکو کہ اُٹھ جائین عرب کو

آجا مری آنکھون مین سما جا مرے دل مین
مکہ مری آنکھون مین مدینہ مرے دل مین
اسمائے محمد کا وظیفہ مرے دل مین
رہتا ہے ترا چاہنے والا مرے دل مین
آنکھون کے ہے دروازہ سو رستہ مرے دل مین
اثر ہے میری آنکھون مین تجلا مرے دل مین
کیون ڈالے ہے بیٹھا ہے بڑا مرے دل مین

آتی ہین محمد ہی محمدؐ کی صدائین
اکبر ہے محمدؐ ہی سمایا مرے دلین

کیون ہین رنگین پیرہن مین شوخیان
آئیگی اک دن خزان مُرجھاؤ گے
ایک دن ہوگی اندھیری قبر مین
ہو گئی خاموش ہوتے ہی سحر
شہر خاموشان کو جاتی ہے برات

بھول جاؤ گے کفن مین شوخیان
اے گل کب تک چمن مین شوخیان
کر لو خوب اس انجمن مین شوخیان
شمع کرتی تھی لگن مین شوخیان
ہو چکین دولہا دلہن مین شوخیان

کھیل ہے لڑکون کا اکبر کی غزل
شعر مین رنگت سخن مین شوخیان

آمد مصطفےٰ سے ہے پھولا پھلا چمن چمن
آئی بہار ہر طرف کھلنے لگا چمن چمن

اے حبیب ذوالمنن ہے یہ نوا چمن چمن — لوٹ گیا وشن دین ہوا چمن چمن
شادی ہے ہر مقام میں محفل ہیں سب قیام میں — ڈالیاں ہیں سلام میں سر کو جھکا چمن چمن
کلیاں تمام کھل گئیں بلبلیں گل سے مل گئیں — شاخیں خوشی سے ہل گئیں ہنسنے لگا چمن چمن
جھومتا ہے شجر شجر تازہ ہوے پھول پھل — سبز ہوئی روش روش رنگ بھرا چمن چمن
ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں کلیاں بھی مسکراتی ہیں — بلبلیں چہچہاتی ہیں صل علےٰ چمن چمن
بادخزاں کو چھانٹتی خوشبو سے سبکو آنٹتی — پھرتی ہے عطر بانٹتی باد صبا چمن چمن
بلبل خوش چہک گئی آتش گل دہک گئی — ڈالی ہر اک مہک گئی عطر بٹا چمن چمن
دھوم مچی گلی گلی ہنسنے لگی کلی کلی — پھولی پھلی پھلی خلد بنا چمن چمن
سبزہ کی بستی بس گئی خشکی تری ترس گئی — آکے برس برس گئی کالی گھٹا چمن چمن

نعت میں قیل وقال ہو مدحت ذوالجلال ہو
اکبر خوش مقال ہو نغمہ سرا چمن چمن

درمجلس مشتاقان مہمان بیا جانان — برابروے تو جانم قربان بیا جانان
درمحفل اغیاران آئینہ چہ می بینی — بے روے تو میمانم حیران بیا جانان
ازمن چہ خطا دیدی پنہان شدی درپردہ — درقالب بیجانم دہ جان بیا جانان
برروے گل لالہ سنبل بچمن نازد — افگندہ برخ زلف پیچان بیا جانان
پنہان مشو از عاشق با عشوہ معشوقی — برآر گہے ازدل ارمان بیا جانان
گفتا کہ اگر آیم برمن چہ فدا سازی — گفتم کہ برت جانم قربان بیا جانان

اکبر بدرت نالان بر سبے سر و سامانی
آن جز تو نمی خواہد سامان بیا جانان

شور بلبل ہو نہیں رنگ گل رعنا میں ہون — عاشق و جلوہ معشوق سراپا میں ہون
عشق مجنون ہو نہیں رنگ رخ لیلی میں ہون — حسن یوسف ہو نہیں اندوہ زلیخا میں ہون
سولی دینے کیلئے شرع کا فتویٰ میں ہون — دار پر سر ہے انا الحق کا ترانا میں ہون
بیل میں بوٹے میں سبزہ میں ثمر میں گل میں — ہر جگہ دیکھ لو مجکو وہ تماشا میں ہون
نرگسی آنکھ سے میں دیکھتا ہون اپنی بہار — اپنے جلوہ کیلئے چشم تمنا میں ہون
لب معنےٰ سے پہ ہون رب ارنی کی آواز — لن ترانی کا سر طور ترانا میں ہون
دیکھکر میری تجلی کو گرے غش میں کلیم — اور میں کہتا تھا کہ لے یار نہ گھبرا میں ہون
فرق رکھا ہے یہ میں نے احد و احمد میں — کہ شریعت کیلئے میم کا پردا میں ہون

بولتا قالب اکبر میں ہون کس رنگ کے ساتھ
مجکو ہر رنگ میں رنگ لو وہ رنگیلا میں ہون

درشان حقیقت آگاہ عارف باللہ حضرت سید مخدوم فضل حسین شاہ

صاحب وارثی سجادہ بارگاہ عالیجناب حضرت منعم شاہ دام فیضہم

فضل پروردگار فضل حسین — فاصل و فضل کار فضل حسین

کیون نہو کاملین پر تفضیل
ہین فضیلت شعار فضل حسین

مصدر فیض مظہر افضال
شاہ عالی وقار فضل حسین

افضل و اعظم و مفضل خلق
فاضل و فضل یا فضل حسین

حامی بیکسان ہو تم پر ہو
کیون نہ وارث کا پیار فضل حسین

رحمت عالمین کے نور نگاہ
رحمت کردگار فضل حسین

باغ وحدت کی باغ کثرت کی
ہین فضا و بہار فضل حسین

کچھ عنایت ہو فضل وارث سے
ہو کیون امیدوار فضل حسین

ہو نگاہ کرم کہ اکبر سے
آپ کا جان نثار فضل حسین

دیوانۂ عشق شہ ابرار ہمین ہین
رسوا سر کوچہ و بازار ہمین ہین

یا اُمتی یا اُمتی کہتے ہین جنہین آپ
یا شافع محشر وہ گنہگار ہمین ہین

جو دیتے ہین تم نام پہ مرتے ہین تمہارے
و جان سے خفا جینے سے بیزار ہمین ہین

سودا کہ زلف بجز اپنے نہین اور
اس عشق کی پھندی مین گرفتار ہمین ہین

کھایا کئے جو تیر ستم دل پہ ہمیشہ
وہ ہجر کے نخچیر دل افگار ہمین ہین

کہتے ہین سب ایرانی و تورانی بصدرکی
اس غیرت یوسف کے خریدار ہمین ہین

اکبر ہے جنہین عشق شہنشاہ جہان کا
وہ مست مئے احدیت آشتار ہمین ہین

اس در کے گدا ہے شہ ابرار ہمین ہین
پھر راہ خدا دو ہمین حقدار ہمین ہین

پھیلائے ہوئے ہاتھ کھڑے ہین ترے در پہ
وہ بیوطن و مفلس و ناچار ہمین ہین

ہر وقت یہی مصرعۂ موزون ہے زبان پر
مشتاق جمال شہ ابرار ہمین ہین

رہتے ہین ترے نشۂ الفت مین جو سرشار
اے ساقی تسنیم وہ میخوار ہمین ہین

جو دیکھتا ہے تکو وہی کہتا ہے دیکھو
ان نرگسی آنکھون کے تو بیمار ہمین ہین

بخشائینگے جو حشر مین ہمکو وہ نہین ہو
نازان ہین جو تیر وہ گنہگار ہمین ہین

اس اکبر عاصی سے فقط اتنا ہی کہدو
گھبراتا ہے کیون تیرے مددگار ہمین ہین

بکتے ہین ہمین آپ خریدار ہمین ہین
ہر طرفہ تماشا سر بازار ہمین ہین

بلبل ہمین زینت وہ گلزار ہمین ہین
ہر پھول مین ہر پھل مین نمودار ہمین ہین

دل ہمین سدا رہتا ہے ہم رہتے ہین دل مین
ہم آپ ہی دلدادہ ہین دلدار ہمین ہین

جو دیکھتے ہین شان خدا حسن صنم مین
وہ عشق کی پھندے ہوئے زنار ہمین ہین

معلوم نہین جنکو کہ ہم کون ہین کیا ہین
وہ کھوئے ہوئے اپنے طلبگار ہمین ہین

ہم شرع مین احمد ہین حقیقت مین احد ہین
اُٹھجائے جو یہ پردہ تو لوا یار ہمین ہین

ہم آپ ہی منصور ہین ہم آپ انا الحق
ہم شیخ کو سر دیتے ہین سردار ہمین ہین

نے لیکے مزے چاٹتے ہین ہونٹھون کو اپنے
اکبر تری شیرینی گفتار ہمین ہین

شانِ سبحان ہے انسان بنے بیٹھے ہین
دانا دانستہ ہین نادان بنے بیٹھے ہین

عرش پر نام کو اک شان بنے بیٹھے ہین
فرش پر کام کو انسان بنے بیٹھے ہین

کُل طریقت کے بتاتے ہین طریقے اور پھر
کچھ نہین جانتے انجان بنے بیٹھے ہین

آپ محبوب بنے آپ بلایا سرِ عرش
اپنے گھر آپ ہی مہمان بنے بیٹھے ہین

آپ ہی بھیجا یا پچھلے ہدایت کے لیئے
آپ ہی پڑھتے ہین قرآن بنے بیٹھے ہین

کیون نہ سو جان سے ہون اس ناز و ادا کے صدقے
آج تو آپ مری جان بنے بیٹھے ہین

کل تو مندر مین برہمن کو دکھاتے تھے درشن
آج مسجد مین مسلمان بنے بیٹھے ہین

ملگئے خاک مین بن بنکے ہزارون پتلے
خلق مین سیکڑون الوان بنے بیٹھے ہین

آپ جو مانگتے ہین دل ہی کیونکر دیدون
آپ ہی دل مین مری جان بنے بیٹھے ہین

اکبر اسرار حقیقت سے ہے عاجز ادراک
دونون عالم ہین کہ حیران بنے بیٹھے ہین

کعبے کے جانے والے تیار ہو گئے ہین
ایسے بھی ہم ابھی سے ناچار ہو گئے ہین

اول سے ہمارے اُنکے اقرار ہو گئے ہین
یان پیکے جامِ غفلت سرشار ہو گئے ہین

محبوب اور قلم رقائم سے ہین حق پر
سردار پر چڑھا کر سردار ہو گئے ہین

اندیشہ کفن کر ہر طرح چل نہ تن کر
لاکھون مکان بنکر مسمار ہو گئے ہین

اس سمت سے نظارے اس سمت سے اشارے
ہم اُنکے وہ ہمارے غمخوار ہو گئے ہین

او مہربان ہمارے ہون مہر کے اشارے
آسان ہین کام سارے دشوار ہو گئے ہین

گذری ہے تجھ پہ کیونکر اُس دل سے پوچھ اکبر
جس دل کو وہ چرا کر دلدار ہو گئے ہین

ردیف واو

بلاوا ہے شبِ معراج ہے تفصیل سے کہدو
کہا حق نے محمد سے کہے جبریل سے کہدو

کہو یوسف سے عاشق ہو زلیخا کی طرح اُن پر
ہو قربان ابرو پر اُنکی اسمٰعیل سے کہدو

پئے تعظیم حاضر ہو کہ آتا ہے مرا پیارا
رکھے ہاتھون سے اپنے صور اسرافیل سے کہدو

مرے محبوب کو لائین مرے مطلوب کو لائین
بہت تعظیم سے کہدو بہت تفصیل سے کہدو

کرے سامانِ تشریف آوری سرورِ عالم
نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکائیل سے کہدو

مرا محبوب آتا ہے قدمبوسی کو حاضر ہو
کرے موقوف قبضِ روح عزرائیل سے کہدو

مرے محبوب کی اُمت اتر کر جائے جنت مین
بچھا دے پر اپنا حشر پر جبریل سے کہدو

دو چندان روشنی ہو گی مرا چاند آنیوالا ہے
رہے روشن یہ ہر اک عرش کی قندیل سے کہدو

بلاؤن پر بلاوے آ رہے تھے عرش سے اکبر
محمد کو یہان لائین بہت تعجیل سے کہدو

رخِ مصحف رخسار پر بکھرے ہین گیسو سو بسو
ہے مسلمانون سے جنگ فوج ہنود و بدو

جستجو نے تیری کیا کیا گل کھلائے سرو قد
کہہ رہی ہے فاختہ گلشن مین کو کو کو بکو

تیری دوری نے رلایا ہمکو برابر کرم
بہتے ہین دریا نظر آنکھون سے آنسو سو بسو

صورتِ صوفی چمن کا ہر شجر ہے وجد مین ہے زبان پر قمریون کی شور یا ہو ہو بہو

خار خار ہجر سے سینہ ہوا ہے چاک چاک

اپنے اکبر کو بلا لے آج گلرو رو برو

ردیف ہ

در دل داری گر عشق خدا قل لا الٰہ الا اللہ

فرمود محمد صلی علیٰ قل لا الہ الا اللہ

در ہر گلشن انداز نظر انوار جمال حق بنگر

بر منظر حسنش چشم کشا قل لا الہ الا اللہ

اے زاہد خشک دماغ برو در میکدہ رندان بشنو

مے گوید ہر قلقل مینا قل لا الہ الا اللہ

دیدم بحضور حق آگاہی این شور شد از ماہ و ماہی

در زیر زمین بر اوج سما قل لا الہ الا اللہ

بر صفحہ دل کوشیدم در ہر بزمے دیدم

فرمود بمن وارث مولا قل لا الہ الا اللہ

کن روشن شمع شریعت را گر خواہی حسن حقیقت را

بکشاید بر تو پردہ لا قل لا الہ الا اللہ

اکبر کہ شہید شد از ابرو عرش است امروز بہ تربت او

در بزم قلندش نے شوخ بیا قل لا الہ الا ہو

قصیدہ در شان حقیقت آگاہ عارف باللہ حضرت سیدنا سید معروف شاہ صاحب رئیس دیوہ شریف دام فیضہم

نور چشم اولیا ہین حضرت معروف شاہ	عارف ذات خدا ہین حضرت معروف شاہ
نور حق سے کب جدا ہین حضرت معروف شاہ	سر بسر نور خدا ہین حضرت معروف شاہ
اس جہانکی جاہ و حشمت پر کیا تف اسلیئے	بادشاہ دوسرا ہین حضرت معروف شاہ
آپکے دربار اعلیٰ مین سنا دیکھا کمال	ایک حط شاہ و گدا ہین حضرت معروف شاہ
معدن فیض ازل ہو جسنے دیکھا آپکو	ہوگیئے روشن نگاہین حضرت معروف شاہ
سید السادات عالی منزلت آل رسول	نور چشم مرتضےٰ ہین حضرت معروف شاہ
کیا سبکر وهی ہیں کر جاتے ہین طے اک آن مین	منزل وحدت کی راہین حضرت معروف شاہ
منزل ناسوت کیا ہے محفل لاہوت تک	ہین تمہاری جلوہ گاہین حضرت معروف شاہ

دستگیر اپنا ہے اکبر کون ان دو کے سوا

حضرت وارث پیا ہین حضرت معروف شاہ

ردیف ی

وہ شیرین نام ہو اللہ کا جب اسکو لیتے ہین
چپک جاتی ہے تالو سے زبان اللہ ہی اللہ ہے

عیان اللہ ہی اللہ ہے نہان اللہ ہی اللہ ہے
یہان اللہ ہی اللہ ہے وہان اللہ ہی اللہ ہے

کرو اللہ ہی اللہ دمبدم اللہ خوش ہوگا
وہان رحمت برستی ہے جہان اللہ ہی اللہ ہے

گذرتی ہے شہادت پنجگانہ اسکی مسجد سے
نہ آئے گر یقین سنو اذان اللہ ہی اللہ ہے

الف جر لام شافین ہ ثم تشدید گل ہر حرف
یہ سارا گلستا انکا گلستان اللہ ہی اللہ ہے

ہین آٹھ اللہ دست و پا مین انگشت میانہ سے
دو طرفہ پڑھکے دیکھو انکا یہان اللہ ہی اللہ ہے

جو گوش ہوش ہون اکبر چمن مین سرو پر سنلو
کہ کہتی ہین سحر کو قمریان اللہ ہی اللہ ہے

خود راز انا الحق کو وہی کھول رہا ہے
منصور کے پردہ مین خدا بول رہا ہے

لب بند ہین احمد کا ہی کیا نام ہے شیرین
یہ میم تو مصری کی ڈلی گھول رہا ہے

محبوب ہے اللہ کا بازار ازل مین
قیمت ہوئی یوسف کی تو انمول رہا ہے

پڑھ پڑھ کے اسے خلد مین جاتے ہین مسلمان
کلمہ ترا فردوس کے در کھول رہا ہے

دندانِ شہید آپ کا ہے گوہر یکتا
امت کے گنہ موتیون تول رہا ہے

حاصل مجھے دولت ہے غم سبط نبی کی
دامن مرا اشکون کے گہر رول رہا ہے

اکبر نہ ہوا اکبر نہو کہتے ہین فرشتے
جنت مین جو بلبل کی طرح بول رہا ہے

جو صل علی سیدنا بول رہا ہے
اللہ کی رحمت کے وہ در کھول رہا ہے

جنت کے مکانو نہین رہیگی تری امت
خوش ہوکے محمد سے خدا بول رہا ہے

دیکھ اپنے گریبان مین منہ ڈال کے غافل
عیبونکو پرے تو عبث کھول رہا ہے

مت بول بڑا بول نکلجائیگا اک وز
یہ بولتا جو تن مین ترے بول رہا ہے

تم چاہ مین خالق کی گئے عرش برین پر
یوسف کے نکلنے کے لئے ڈول رہا ہے

اللہ بلاتا ہے محمد کو سر عرش
ہر ایک ملک صل علی بول رہا ہے

اکبر کو ملی ہے یہ ترے لطف سے دولت
نعتو نہین لتوالون کی رقم رول رہا ہے

امید کے عقدونکو وہی کھول رہا ہے
لا تقنطو رحمت سے خدا بول رہا ہے

اول کا جو ہی میم محمد ہے وہ مصری
اور قند مکرر کو دوم گھول رہا ہے

موسیٰ تو رہے طور پہ اور عرش پہ خالق
پردے ترے آنیکے لئے کھول رہا ہے

مارا سر ابلیس پہ اس شخص نے کوڑا
جو صدق سے لاحول ولا بول رہا ہے

یارب نہ کھلے عیب ترے محبوب کی امت
میزان مین کیون انکے عمل تول رہا ہے

کھلجاتے ہین نشکن گر تری رحمت کا ہو پانی
دامن مین مرے عیب کا اک جھول رہا ہے

مقبول خدا کیون نہون اکبر تری نعتین
حقا کہ زبان پر تری حق بول رہا ہے

محشر مین شفاعت کے گہر تول رہا ہے
سب ہول رہے ہین تو فقط بول رہا ہے

یوسف کے خریدار ہوئے مصر مین پیدا
اور عرش معلی پہ تو انمول رہا ہے

ماری ہوا شیطان جو کیا سجدہ سے انکار
دوزخ مین گرا کہ ہے برا بول رہا ہے

دیکھو تو سہی پلہ نیکی کو جھکایا
کس شان سے اُمت کے عمل تول رہا ہے

اس اُمت عاصی پہ ذرا پیار تو دیکھو
خالق بھی محمد کیطرف بول رہا ہے

احمد کہا جسنے ہوا یاور احد اُس کا
یہ سیم مصیبت کی گرہ کھول رہا ہے

اکبر ترا ہر حرف ہے یا خلد کی کلیان
ہر شعر ترا موتیون کے مول رہا ہے

شبنم سے جو ہر غنچہ گرہ کھول رہا ہے
یہ عطر محمد کے لئے تول رہا ہے

جو حکم محمد ہے وہ فرمانِ خدا ہے
اس نور کی تصویر مین حق بول رہا ہے

لائے ہین جو ایمان محمد پہ وہ آئین
عنوان مدد گلزار جنان کھول رہا ہے

دی جانور و سنگ نے کلمہ کی شہادت
طوطی ترے اعجاز کا کیون بول رہا ہے

ہے نالہ و فریاد و فغان ہجر نبی مین
جنگل مین بھی ہمراہ مرے غول رہا ہے

حسنین کے اندوہ سے مجروح ہے اکبر
قاسم کا الم تیغ کا سم گھول رہا ہے

جو نعتِ محمد کے گہر تول رہا ہے
وہ خلد مین جائیگا وہ انمول رہا ہے

مین بندۂ عاصی ہون ترا بخشندۂ غفار
دفتر ترے اعمال کے کیون کھول رہا ہے

روتا ہون مین ہنستے ہے وہ کیا لطف ہے دیکھو
مین بول رہا ہون وہ گہر تول رہا ہے

گل مین ترے رخسار تو شبنم ہے پسینا
دندان ترے موتی ہین تو انمول رہا ہے

رہجاتا ہے وہ سدرہ پہ تو جاتا ہے تا عرش
جبریل پر اڑنیکے لئے کھول رہا ہے

لیتی ہے گھٹا چاند کی جھک جھک کے بلائین
یا کاکلین رخسار پہ تو کھول رہا ہے

اکبر تجھے کیونکر نہ کہون خلد کی بلبل
پھولون مین تجھے رنگِ سخن تول رہا ہے

زلفین رخِ پر نور پہ تو کھول رہا ہے
یہ کالی گھٹا چاند پہ کیون تول رہا ہے

ہر شعر مرا پھول ہے اِک مولسری کا
ہے اسمین ثنا مولا کی انمول رہا ہے

پھرتے ہین ہمیشہ مہ و خورشید فلک گرد
گنبد ترے ایوان کا کیا گول رہا ہے

اس بزم مین پڑھتے ہین درود آکے فرشتے
گستاخ ہے بیفائدہ جو بول رہا ہے

ہے پتیون مین پھول کی بلبل کو تری یاد
حافظ ہے کہ قرآن کے ورق کھول رہا ہے

ہر ناز مین انداز ہے ہر بات مین اعجاز
وہ ہو کے رہیگا کہ جو تو بول رہا ہے

کہتے ہین صریر اسکو دمِ نعتِ محمد
اکبر کا قلم صلِ علیٰ بول رہا ہے

ہر دانت دہن مین ترے انمول رہا ہے
تو پھول کے کانٹے مین گہر تول رہا ہے

مداح ہون مدفن مین کرم خلد کی کیجانب
کھڑکی مری جانیکے لئے کھول رہا ہے

دربارِ الٰہی مین کسے تابِ سخن ہے
امت کی شفاعت کو وہی بول رہا ہے

کہدو کوئی اک ہندی مسافر لئے بستر
کوچہ مین بچھانیکے لئے کھول رہا ہے

پانی تری رحمت کا برس جائے الٰہی
ہر شخص دعا گو ہے یہی بول رہا ہے

اکبر کو سخن خالقِ اکبر سے عطا ہے

میزان فصاحت میں گہر تول رہا ہے

کس پیار میں حضرت سے خدا بول رہا ہے
محبوب ہے مرغوب ہے انمول رہا ہے

اک قند ہے اک شہد ہے دو میم محمد
اور دال درہشت جنان کھول رہا ہے

ہے خلق محمد پہ بجز وصل علی کے
جو محفل میلاد میں چہک بول رہا ہے

بازار محمد میں چلو عشق خدا لو
سودا یہ وہ سودا ہے کہ انمول رہا ہے

پھولوں میں وہی رنگ ہے غنچوں میں وہی بو
منقار میں بلبل کی وہی بول رہا ہے

وہی آبرو اسلام سے ایمان سے تو نے
عالم میں شریعت کے گہر تول رہا ہے

اکبر ترے دربار میں آیا ہے الٰہی
اور دفتر نعت نبوی کھول رہا ہے

جا خلد میں امت سے خدا بول رہا ہے
دروغہ در باغ جنان کھول رہا ہے

ڈھک عیب بشر کے تو ہی کہ ہر بات پہ یارب
ہر عضو گواہی کے لئے بول رہا ہے

فردوس میں امت کے لئے لطف الٰہی
کوثر کے پیالوں میں عسل گھول رہا ہے

کیا شان محمد ہے کہ موسیٰ بھی خدا سے
امت میں خود آنیکے لئے بول رہا ہے

منظور ہے زر کرنا پچھاور سر دین پر
گلشن میں ہر اک غنچہ گرہ کھول رہا ہے

کیا وصف ہو برقع رخ روشن ہے اٹھا کر
یہ حسن خدا داد تو خود بول رہا ہے

کیوں ہونٹوں کو سب چاٹتے رہ جائیں نہ اکبر
ہر مصرع ترا شہد جنان گھول رہا ہے

مومن ہو وہ جو وصل علی بول رہا ہے
دارین میں نیکی رقم رول رہا ہے

سب ارض و سماوات بنائے تری خاطر
ہیں جتنے نبی سب میں تو انمول رہا ہے

اک رُعب سے اک شوق میں دیوانے ہیں دونوں
خاموش ہی کاغذ تو قلم بول رہا ہے

خامہ مرا کانٹا ہے وہ گلزار سخن کا
نعت شہ عالم کے گہر تول رہا ہے

دل عاشق شیدا کا کہیں طور نہ بن جائے
برقع رخ پر نور سے کیوں کھول رہا ہے

ہے دائرہ وصل کی قوسین میں صورت
اور اونی معما ہے کہ بس گول رہا ہے

مداح محمد ہوں مرا نام ہے اکبر
بلبل تو مرے سامنے کیوں بول رہا ہے

جاتی ہے رائگاں کہیں محنت نماز کی
حق سے جزا ہے گلشن جنت نماز کی

آتی ہیں ذوالجلال کی کیا کیا تجلیاں
دل کھل گیا جو بندہ کی نیت نماز کی

مانگے گا جو دعا وہی ہو جائیگی قبول
جس نے ادا کی بس عقیدت نماز کی

سبحانک اللہم اور الحمد و قل رکوع
پھر سجدہ ایک ہو گئی رکعت نماز کی

کر لو ادا شباب میں اے کم سنو ابھی
ہو گی کہاں ضعیفی میں طاقت نماز کی

جو جو شہید تیغ ادائے نماز ہیں
ہر عضو دیگا انکی شہادت نماز کی

کیا جانے کل کہاں ہو یہ اور کس جگہ ہو تم
اکبر سے آج سن لو نصیحت نماز کی

فرض خدا ہے کیوں ہو الفت نماز کی
قرآن میں کی ہے حق نے ہدایت نماز کی

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

جو بے نماز مرتا ہے چالیس گام تک
الٹا گھسیٹتی ہے شریعت نماز کی

ہو دست بستہ وصفِ غفور الرحیم میں
کھولو زبان کو باندھ لو نیّت نماز کی

ہوتا نہیں ہے کچھ بھی اثر بے نماز کو
تاکید جا بجا ہے نہایت نماز کی

غلمان و حور کوثر و تسنیم میوہ جات
یہ ساری نعمتیں ہیں بدولت نماز کی

ہے اس خوشی کی دھوم کہ خالق ہے ذوالجلال
بجتی ہے پانچ وقت جو نوبت نماز کی

جنّت بنے گی قبر بھی اکبر نماز سے
آئیگی بنکے حور کی صورت نماز کی

سر کے بل کعبہ کو چلنے دو مجھے
جانِ بیکس ہوں نکلنے دو مجھے

ہیں نگاہیں میری مولا پر نثار
مورچھل پلکوں سے جھلنے دو مجھے

لا کے طیبہ میں کہاں کو لے چلے
اب بچاؤں گا مچلنے دو مجھے

ہوں سراپا حسرت پابوس شاہ
اُنکے قدموں میں تسچلنے دو مجھے

ہوں میں پروانہ رُخِ محبوب پر
شمع کی مانند جلنے دو مجھے

دیکھنے دو اُنکے روضہ کی بہار
ہوں ہوائے شوق چلنے دو مجھے

تندرستی گر مری منظور ہے
اُنکے کوچہ میں ٹہلنے دو مجھے

پھر مدینے جاتا جاتا رہ گیا
پھر کفِ افسوس ملنے دو مجھے

ہر تیغ عشق مصطفےٰ انکے زخم ہیں
اِن نئے پھولوں سے پھلنے دو مجھے

بخشوائے سب گنہ خوش کر دیا
جسقدر اچھلوں اچھلنے دو مجھے

سبزے کو اُگنے دو خاکِ قبر پر
کپڑے مخمل کے بدلنے دو مجھے

ہوں لبِ گلرنگ پر اکبر نثار
لعل مدحت کے اگلنے دو مجھے

ترے وصف میں گلبدن کیسے کیسے
سناتے ہیں رنگین سخن کیسے کیسے

جو توصیف ہوتی تو موتی کو کھوتی
کہ دندان ہیں زیبِ دہن کیسے کیسے

محمّد کی اُمت کو فردوس میں ہیں
مکان کیسے کیسے چمن کیسے کیسے

جہان ہوتا ہے شہ کا ذکرِ ولادت
مہک جاتے ہیں انجمن کیسے کیسے

دمِ واپسین ظلمتِ قبر محشر
عدم کے ہیں رستے کٹھن کیسے کیسے

یہی شرم تھی شمرِ آلِ نبی کی
پڑے ہیں جوان بے کفن کیسے کیسے

نبی کے نواسوں نے اُمت کی خاطر
سہے درد و رنج و محن کیسے کیسے

سحر گہ اسی غم میں روتی ہے شبنم
ملے خاک میں گلبدن کیسے کیسے

نہ پوچھو جدائی میں دن زندگی کے
گذارے ہیں شاہ زمن کیسے کیسے

امیر عرب دیکھ لو در پہ آکر
ہیں حاضر غریب الوطن کیسے کیسے

حضوری میں رکھیگا اکبر کو ہر دم
سناتا ہے شعر و سخن کیسے کیسے

مرا جنت میں کاشانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے
زباں پر تیرا افسانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

چھڑک دی بادۂ گلرنگِ مدحت اپنے مستو پر
تری ہاتھوں میں پیمانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

نہ پوچھو حال مدہوش نگاہ ناز ساقی ہون
وہ شاہ حسن دیکھے یا نہ دیکھے اسکے کوچے مین
ہو الظاہر ہو الباطن ہو الاول ہو الآخر
نہین معلوم کس جانب نگاہ لطف ہی تیری
بہار بیخزان ہو تم نرالی شان ہے تم مین
سقیہم ربہم کے کیف سے سرشار ہون ساقی

مرا انداز مستانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے
مرا بستر فقیرانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے
نظر آآ کے چھپ جانا جو پہلے تھا سو اب بھی ہے
یہ کعبہ اور یہ بتخانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے
تمہارا حسن جانانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے
مرا کوثر یہ میخانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

فقیری بھیس مین آیا ہے پھر کچھ مانگنے
ترا دربار شاہانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

محمد سے وصل خدا ہو رہا ہے
جو بندہ غلام آپ کا ہو رہا ہے
ہر انداز پہ بخشی جاتی ہے اُمت
محمد کلے ہے نور شمس و قمر مین
وہ پہونچا وہان آسمانون پہ لیکن
فرشتون کا انسان کا جن کا پری کا
جہان کے حسینون کی پروا نہین ہے
پڑے ہین غفلت کی آنکھون پہ پردے
علی اور امت کی کچھ ہے او ترکر

جدائی کا پردہ جدا ہو رہا ہے
دو عالم کے غم سے رہا ہو رہا ہے
ادا ان کا حق آج ادا ہو رہا ہے
اُجالا سمک تا سما ہو رہا ہے
ابھی یہ گیا وہ گیا ہو رہا ہے
محمد پہ دل مبتلا ہو رہا ہے
جمال نبی دلربا ہو رہا ہے
روا ارو اس پہ فدا ہو رہا ہے
حبیب خدا نا خدا ہو رہا ہے

ہین معراج شب مین محبوب رنگ لیان
شب قدر ہے جگا ہو رہا ہے

جگا دو نصیب اکبر مبتلا کا
پڑا سو رہا ہے خفا ہو رہا ہے

اے خفتگان خاک وہ صورت کہان گئی
دارا کو دیکھئے کہ وہ لشکر کہان گیا
کہتی ہے بادشاہون کی تربت کہان گئی
شداد سے کہو کہ وہ باغ ارم کہان
کیسے حسین کی قبر پہ کانٹون کی باڑ ہے
معشوق بھی یہان ہوئے عاشق کی طرح خاک
پوچھو جو نیچے خاک کے سوتے ہین بادشاہ
دیکھا نہ پھر کے خاک مین ایسا ملا چلے
جو یار ہمکنار تھے سب آنکھ میچتے ہی
چھن چھن کے خاک گرتی ہے تختون سے قبر مین

معشوق کہان گئی وہ نزاکت کہان گئی
رستم سے پوچھئے وہ شجاعت کہان گئی
وہ جاہ وہ سپاہ وہ حشمت کہان گئی
قارون سے پوچھئے کہ وہ دولت کہان گئی
وہ پھول سا بدن وہ نزاکت کہان گئی
وہ شوخیان کہان وہ شرارت کہان گئی
انکی وہ اونچی اونچی عمارت کہان گئی
اے دوستو وہ چشم مروت کہان گئی
آنکھین بدل گئین وہ محبت کہان گئی
جہانگیری سے سجی ہوئی وہ چھت کہان گئی

اکبر کی جم کی خسرو کی تربت پہ پوچھئے
وہ سلطنت وہ شان وہ شوکت کہان گئی

گلون مین تجلی تری مل رہی ہے
شئی کسی سے گلشن مین نعت محمد

محبت سے ہر اک کلی کھل رہی ہے
کہ ہر ایک شاخ شجر ہل رہی ہے

درود محمد سے خاموش کیون ہو
جو دیکھا حلیمہ نے حسن محمد
نہین تیرا جلوہ چمن مین تو پھر کیون
نکل کر قربان اے جان مضطر

ارے غافلو کیا زبان سل رہی ہے
تو ہاتھون مین تھامے ہوے دل رہی ہے
یہ بلبل گلون سے گلے مل رہی ہے
قریب اب مدینہ کی منزل رہی ہے

سر قبر اکبر نہ تھا کوئی ہمدم
فقط شمع رونے مین شامل رہی ہے

دنیا ہی فانی ہے آنی جانی
کہتے تھے موسیٰ جلوہ دکھا دے
بخشے گا یارب تو ہی خطائین
ہے ناز بیجا اے نوجوانون
خاموش سوتے ہو مقبرون مین
اے موت تو نے غارت کئے ہین
کفنی مین ہو کر مدفن مین سو کر

اللہ باقی من کل فانی
آواز آئی کہ لن ترانی
شرم گنہ سے ہون پانی پانی
گل کا تبسم ہے نوجوانی
شاہو کہان ہے وہ حکمرانی
اورنگ شاہی تاج کیانی
بھولو گے کمخاب و کامدانی

جب ہم نہ ہونگے اکبر جہان مین
کس سے سنو گے یہ نعت خوانی

ملک عرب کی شیرین بیانی
کہتا تھا خالق محبوب آجا

تیری فصاحت کی ہو نشانی
ہو تیری میرے گھر مہمانی

جینے نہ دے گی تیری جدائی
حضرت خبر لو بیمار غم کی
رضوان سے اچھا جسکو کہا تھا
جو اہل دین ہین قبرونپہ ان کی

بے پھونکے دیتا سوز نہانی
یوں آگ پھونکا ہے ناتوانی
رونے کی تیرے ہو یا بانی
برسا دے مولا رحمت کا پانی

ایسے ہین لاکھون گذرے ہین بلبل
اکبر کہان تھی یہ گل فشانی

حضرت پہ حق کی ہے مہربانی
حضرت کی مدحت تجھ سے ہو بلبل
محبوب خالق کسکو بنایا
ہے ناز ہم کو آتا ہے تم کو
میرا سخن ہو مقبول عالم
اے حاجیو تم جاکر مدینے

روشن ہے سارا راز نہانی
سیکھی ہے کس سے باتین بنانی
نبیون مین انکا ہے کون ثانی
عیبون کا ڈھکنا بگڑی بنانی
اس قدردان کی ہے قدردانی
سب حال میرا کہنا زبانی

اکبر چلو اب طیبہ کی جانب
چھوڑو جہان کے قصے کہانی!

فصل بہار گل ہے خزانی
جلوہ نے تیرے کیا گل کھلائے
قرآن نے تیرے منسوخ کردین

فانی ہے رنگ حسن جوانی
پھولون کی رنگت ہے زعفرانی
جتنی کتابین تھین آسمانی

بخشانے آؤ محشر مین مولا
تیرے نواسے تھے وہ بہادر
ہوش کردے کوثر سے بھر دے

کاندھے پہ ڈالو بردِ یمانی
لاکھون کو مارلے دانہ پانی
اِک جام صہبائے ارغوانی

باغ جنان کی بلبل ہون اکبر
لایا ہے دُنیا مین دانہ پانی

دوچار دن کی ہے زندگانی
جو متقی ہین وہ جنتی ہین
حق مہربان ہے اسپر کہ جنسے
جنت مین تھے ہم راحت سے بنعیم
یہان بھی بہار فضل چمن ہے
ہوجائین یارب جنت مین داخل

آپس مین مل لو یارانِ جانی
جل جل مرینگے دوزخ مین زانی
صرفِ عبادت کی زندگانی
لائی ہے سیر دنیائے فانی
خدمت ملی ہے مدحت ستانی
حضار جلسہ محفل کے بانی

اکبر وہ ہوگا محشر مین نادم
جس نے نصیحت تیری نہ مانی

سیاحِ گلزارِ لامکانی
طوبائے جنت ہے تیرا قامت
شانِ خدا ہین حُسنِ ادا مین
شہ کی بدولت ہم کو ملین گے

عاشق ہین تجھپر انسی و جانی
کیا اصل شمشادِ گلستانی
حضرت ہین اول یوسف ہین ثانی
حور و قصور یاقوتِ کانی

ھتو

سیرو نکو نہرین خدمت کو غلمان
پیدا ہوئے شہ لوٹے زمین پر

جنت کے میوے کوثر کا پانی
برج مکان نوشیروانی

اکبر وہ گل ہون میر کھڑ مین جس سے
ہے رنگ بزم میلاد خوانی

ہر گل ہے جلوہ گاہ محمد کے نور کی
غنچو مین عطر ریز ہے خوشبو حضور کی
رحمت نے آکے جوش پہ کین غرق کشتیان
ہم عاصیونکو بخش گئی پاک کر گئی
کہتے تھے بت زمانہ ہلاکت کا آگیا
مسند بچھین گی اُمت حضرت کو خلد مین
ہر اہل دین کیواسطے حورونکے ہاتھ مین

بلبل چہک رہی ہے ثنا مین حضور کی
نیرنگیان ہین گل مین محمد کے نور کی
عیبونکی معصیت کی خطا کی قصور کی
آئی جو موج رحمتِ رب غفور کی
آمد ہے آج شافع یوم النشور کی
آرام کی فضا کی خوشی کی سرور کی
رنگین صُراحیا مین شراب طہور کی

اکبر خدا کے فضل سے جنت کو ساتھ ساتھ
پڑھتا ہوا مین جاونگا نعتین حضور کی

آنکھو نمین روشنی ہے محمد کے نور کی
عطر عرق سے لٹکی ہین شاخو نمین شیشیان
جنت مین ایک شعر پہ ملتا ہے ایک بیت
بیجا ہی دیکھتے ہین سدا جنکو خو ہوئی

بجلی چمک رہی ہے نگاہو نمین طور کی
ہر برگ گُل مین آتی ہے خوشبو حضور کی
لکھے جو لذت شافع یوم النشور کی
نخوت کی سرکشی کی حسد کی غرور کی

یارب سیاہ کار ہون بہر حسن حسین
آیا ہون تیرے در پہ مسافر تھکا ہوا

تربت مین روشنی ہو محمد کے نور کی
ہتخوان سفر نے مری چور چور کی

اکبر کیا سوال جو سنکر نکیر نے
دونگا سر مزار دوہائی حضور کی

ہر عرش خلوت سرا ہو رہی ہے
چھما چھم برستا ہے رحمت کا پانی
نرالے حسینون سے ہے تو نرالا
زبان پر فرشتون کی صل علیٰ ہے
شہا در سے مایوس کسطرح جاؤن
جدائی مین اک اک گھڑی گن رہا ہون

جدائی نبی سے جدا ہو رہی ہے
شفاعت کی ہر سو گھٹا ہو رہی ہے
نرالی تری ہر ادا ہو رہی ہے
کہ بزم حبیب خدا ہو رہی ہے
یہان پر سِتش ہر گدا ہو رہی ہے
کہ ہر سانس دام بلا ہو رہی ہے

تجھے رنگ دیا رنگ وارث نے اکبر
کہ کفنی تری جوگیا ہو رہی ہے

یہان ہم سے سرزد خطا ہو رہی ہے
ادہر مشتعل ہین جہنم کے شعلے
نبی کی محبت مین جان دے رہا ہون
چلی روح تن سے سوئے باغ طیبہ
شب ہجر ہو دور زلفون کا صدقہ

وہان مغفرت کی دعا ہو رہی ہے
ادہر بخشوا بخشوا ہو رہی ہے
گناہون کی قیمت ادا ہو رہی ہے
کہ بلبل قفس سے رہا ہو رہی ہے
مرے سر پہ کالی بلا ہو رہی ہے

ذرا ہنس کے تم کھول دو رخ پہ زلفین
مریض معاصی ہون جاؤ طبیبو

چمکتی ہے بجلی گھٹا ہو رہی ہے
شفاعت سے مجکو شفا ہو رہی ہے

نہین ہوتی اکبر کی کیون مشکل آسان
یہ کیا دیر مشکل کشا ہو رہی ہے

بانکی ادا دکھا جا تیر و کمان والے
گر دل مین تو مکین ہے او لامکان والے
گر تو ہے چار سو مین پھر کیون ہین جستجو مین
مسجد مین میکدے مین کعبے مین بتکدے مین
جاتا کدہر ہے غافل ہے اسکی دور منزل
اک گلبدن کی خاطر ڈالی مین بھیجے ہین
مسجد مین دست بستہ پوچھا نہ راز تیرا

قربان ہون مین تجھپر او ترک شان والی
پھر کیون تلاش مین ہین دونون جہان والی
ساتون زمین والی سات آسمان والی
ہر جا مکان ہے تیرا او لامکان والی
گمراہ ہین ہزارون یان کاروان والی
خوش رنگ پھول لادے و گلستان والی
کانون پہ ہاتھ رکھکر چپ تھی اذان والی

عبرت کی جا ہے اکبر دیکھے ہین ہمنے اکثر
نیچے زمین کے سوتے اونچے مکان والے

قربان ہو نبی پر ایمان ہے تو یہ ہے
مرغوب اولیا ہے مطلوب انبیا ہے
یارب ہلی امت کہتے سر قیامت
مخدوم انس و جان ہے سردار مرسلان ہے

زاہد جہان کا رستہ آسان ہے تو یہ ہے
محبوب کبریا ہے انسان ہے تو یہ ہے
آئینگے میرے حضرت پہچان ہے تو یہ ہے
مختار دو جہان ہے سلطان ہے تو یہ ہے

سو لا درود پڑھکر دم نکلے تیرے در پر
اُمید ہے تو یہ ہے ارمان ہے تو یہ ہے

ذات خدا مین واصل محبوب خوش شمائل
عرش بریں پہ قابل مہمان ہے تو یہ ہے

اکبر کی معصیت کا کچھ بھی نہ تھا ٹھکانا
حضرت نے بخشوایا احسان ہے تو یہ ہے

جب ذرا مسکرا دیا تمنے
باغ مین گل کھلا دیا تمنے

ہو وہ محبوب اپنی اُمت سے
باغ جنت سجا دیا تمنے

جو نہ دیکھا تھا ہمنے آنکھوں سے
وہ تماشا دکھا دیا تمنے

گمرہوں کو خدا سے ملنے کا
سیدھا رستہ بتا دیا تمنے

جو ملا تم سے سرور عالم
اُسکو حق سے ملا دیا تمنے

حق نے فرمایا بخشدی اُمت
جب ذرا لب ہلا دیا تمنے

جنے جاکر کہا کہ پیاسا ہون
آپ کوثر پلا دیا تمنے

عطر کی اصل کیا پسینے سے
باغ عالم بسا دیا تمنے

جس زمین مین غزل لکھی اکبر
گل مضمون ملا دیا تمنے

شکر ہے بخشوا دیا تمنے
باغ جنت دلا دیا تمنے

دہوم کونین مین ہے آمد کی
گل مین ڈنکا بجا دیا تمنے

تخت اوندھے گرے شیاطین کے
بخت اُمت جگا دیا تمنے

دین و اسلام کو جلا دیدی
کافرون کو جلا دیا تمنے

لات و عزا کے ایک ٹھوکر کو
قصر کسرے گرا دیا تمنے

مژدہ لا الہ الا اللہ
اے رسول خدا دیا تمنے

بے زبانون کو سنگریزون کو
اپنا کلمہ پڑھا دیا تمنے

کیا کمی ہے خدا کے گھر جو کچھہ
مانگا ہمنے دلا دیا تمنے

روضہ اکبر کو اور دکھلا دو
سب کچھہ اس نے لیا دیا تمنے

دل عاشقوں کی جبتک پاؤں سے ہل نہ آئے
اُس شوخ دلربا کو آرام کل نہ آئے

اے بادشاہ خوبان عاشق مزاج بندے
کیا آئے تیرے در پر جو سر کے بل نہ آئے

یہ عشق وہ بلا ہے جسپر ہو جبل اسکی
سوکھے درخت ایسا پھر پھول پھل نہ آئے

بخشیگا تو ہی یا ربا جرم کار ہون مین
جس سے بجز گنہ کے کوئی عمل نہ آئے

اے چشم تم بھر جا داغ داغ سینہ
یہ باغ آبلون کے پھوٹوں لو سے پھل نہ آئے

قاصد یہ جاکے کہنا ہم تو چلے عدم کو
تم خوش رہو ہمیشہ کوئی خلل نہ آئے

روتا ہے کیون لپٹکر تربت سے او ستمگر
ہٹ جا کہ لاش بھی اکبر باہر نکل نہ آئے

اب دلمین سمائی ہے کہ دیوانے بنینگے
مجنون کی طرح اپنی بھی افسانے بنینگے

زاہد سے کہو خلد کی حورین نہیں کرے عیش
مستون کیلئے عرش پہ کاشانے بنینگے

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books

ہم عشق کے کافر ہین جو پوجین گے بتونکو
نکلیگی اُلجھکر دل صد چاک کی حسرت
اے شمع رخ یار نہ زلفونکا دھوان دے
مستونکو ہو مژدہ کہ پیئین آکے شرابین

کعبے کے مکانون مین بھی بتخانے بنینگے
سُلجھا ئینگے زلفین تری ہم شانے بنینگے
جلنے کو ہم آئے ہین کہ پروانے بنینگے
جنت مین مری خاک کے میخانے بنینگے

اکبر کو ادب والونکی محفل مین نہ لیجائین
جو دیکھین گے اسکو وہی دیوانے بنینگے

نغمہ برو سُنایا یار نے
اپنے میخانہ سے دیکر جام عشق
یار نے لیلیٰ کو مجنون کردیا
بھیجکر وحی و صحیفے خلق مین
پاس احمد کو بُلا کر عرش پر
خضر بنکر گمرہونکو دشت مین
دیر مین پیش برہمن بنکے بُت
خون ہزارون بلبلون کا کردیا

آگ کو گلشن بنایا یار نے
اپنا متوالا بنایا یار نے
قیس کو بن بن پھرایا یار نے
اپنا افسانہ سُنایا یار نے
سیم کا پردہ اوٹھایا یار نے
راستہ سیدھا بتایا یار نے
اپنے سجدہ مین جُھکایا یار نے
رنگ ہر گل مین دکھایا یار نے

گر پڑے اکبر بھی موسیٰ کی طرح
رُخ سے جب پردہ اُٹھایا یار نے

بھردے کوئی چھلکتا ساغر شراب والے
ہو جائین جسکو پیکر بیتاب تاب والے

ہوجائے مہربانی کبتک یہ لن ترانی
کرتے ہین تیری سمرن لیتے ہین نام تیرا
سجدہ کرون صنم کو یا سنگ کعبہ چومون
ڈھونڈا تو کھو گئے ہین پایا تو ہو گئے ہین

ابتو نقاب اُٹھا دے رخ سے نقاب والے
وید و پران والے چارون کتاب والے
ہر شے مین شان تیری ہے او عجاب والے
بیہوش ہوش والے بیتاب تاب والے

ابتو صنم کے در پہ سجدہ کرینگے اکبر
جنت مین جو مزے ہین لوٹین ثواب والے

اے مرشد طریقت خوش رنگ رنگ رنگدے
دلمین سرور آئے آنکھونمین نور آئے
یا تو شراب دیدے ورنہ جواب دیدے
واعظ کا ہے بہانہ حورون سے دل لگانا
برسون خمار آئے جسکا نشہ نہ جائے
رنگین رنگ والے جو رنگ ہون نرالے

ڈھلجائے نقش کثرت خوش رنگ رنگ رنگدے
ہو شوخ جسکی رنگت خوش رنگ رنگ رنگدے
یا ساقی طریقت خوش رنگ رنگ رنگدے
مانگے ہے کون جنت خوش رنگ رنگ رنگدے
دے ایسا جام شربت خوش رنگ رنگ رنگدے
خوش وضع خوبصورت خوش رنگ رنگ رنگدے

اے ہادئ طریقت اکبر پہ ہو عنایت
ہوجائے غرق وحدت خوش رنگ رنگ رنگدے

بشر سے ہو نہین سکتی صفت مرقوم وارث کی
سو وارث کی کیا جانے کوئی شان الٰہی کو
نہو کیون شرق سے تا غرب تابع فرمان

زمین سے عرش تک ہے دھوم جہانگیر وارث کی
بجز یزدان کسکو شان ہے معلوم وارث کی
کہ ہر دو نون جہان کی سلطنت محکوم وارث کی

نئے انداز کے اعجاز باتون سے ٹپکتے ہین
کرامت ہے پرانی خادمہ مخدوم وارث کی

بشر جن و ملک سب آستان بوسی کو جاتے ہین
تو اکبر سب سے پہلے چلکے چوکھٹ چوم وارث کی

دیگر

جسکو دیوہ کا رنگیلا رنگ دے
وہ بہار حسن زنگار رنگ دے

کچی رنگت کا تو مین قائل نہین
صندلی احرام پکا رنگ دے

اے علی کے لال برسا دے گلال
رنگ رحمت مین سراپا رنگ دے

صدقہ اپنے افسر لولاک کا
سر کا فوری عمامہ رنگ دے

بھینی بھینی جسمین ہو وحدت کی بو
[illegible] گاڑھا معرفت کا رنگ دے

جس سے ہو جائین تجل سرسون کے پھول
رُت بسنتی آئے ایسا رنگ دے

قابل صندل علی ہر رنگ ہے
لیکن اکبر کو تو اپنا رنگ دے

اک نظر سے جسکو مولا رنگ دے
رنگت گلہائے زنگار رنگ دے

شربتی ہو یا ہو کافوری لباس
خوبصورت ہلکا ہلکا رنگ دے

جب مین جانون تیری رنگ اندازیان
سارے رنگون سے نرالا رنگ دے

دے شراب ارغوانی ساقیا
لوٹ دے ساغر مین مینا رنگ دے

آج تو ایسی پلائے بے چھنی
جو محبت مین سراپا رنگ دے

وہی تو ہر رنگ مین آئے نظر
اور رنگیلے رنگ ایسا رنگ دے

دیکھئے نیرنگ تکرار سوال
لالہ کہتا ہے کہ لالا رنگ دے

ہے ترے ہاتھ اکبر صوفی کی لاج
لاجوردی صوفیانہ رنگ دے

رنگ والے دیر ہے کیا رنگ دے
ساغر صہبائے زنگار رنگ دے

ہین تری ہر رنگ مین نیرنگیان
جس سے ہون سب رنگ ایسا رنگ دے

او گلابی پوش جاتی ہے بہار
پھول سے بھر دے پیالہ رنگ دے

ہین ملاگیری گلابی خوب رنگ
اسمین نقشبند ہمین کرتا رنگ دے

جام والے اس طرف بھی دیکھنا
نرگسی آنکھون کا صدقہ رنگ دے

لا الٰہ کا سبق لالہ مین ہے
رنگ الا اللہ الا رنگ دے

نشۂ وحدت مین اے پیر مغان
اپنے میخانے کا صدقہ رنگ دے

ہے مجھے نیرنگئ کونین خام
وارثی رنگی مین پختہ رنگ دے

رنگ بھی سب تیرے اکبر بھی ترا
ہے تو وارث چاہے جیسا رنگ دے

اک نگاہ شوخ جادو کر گئی
اپنی تہمت زلف کے سر دھر گئی

تم تو بے پروا ہوئے ہم کیا کرین
گریہ گریہ ہے اب چشم تر گئی

روتے روتے ہو گیا خالی دماغ
کھاتے کھاتے غم طبیعت بھر گئی

ہین وہ غمگین میرے مرنے کی خبر
کسنے پہونچائی وہان کیون کر گئی

پیش ہے فردِ عمل کیجے مدد — آبروئے یا شافعِ محشر گئی
کیا بتاؤن حالِ دل اے دوستو — عاشقی مین عزت اکبر گئی

دیگر

ہر گل مین رنگ وارث جلوہ دکھا رہا ہے — بلبل کا دم تڑپ کر آنکھون مین آ رہا ہے
در پردہ معانی کہتا ہے من رآنی — انسان کی آئینہ مین صورت دکھا رہا ہے
دیکھو نکلکے در پر بسمل تڑپ رہے ہین — شعلہ تمہارے غم کا دل کو جلا رہا ہے
یہ لیجیے تمنا کبھی تمنے ہی نہ پوچھا — کہ تو کسکے غم مین بیٹھا آنسو بہا رہا ہے
یہ کہا انکا بانکپن ہی تری انکھڑیون کے قربان — ترچھی نظر سے ہمپر برچھی چلا رہا ہے
کیا لطف زندگی کا یہ مزہ ہے عاشقی کا — ہم غم کو کھا رہے ہین غم ہمکو کھا رہا ہے

آ آکے اے طبیبو بالین لاشِ اکبر
کیون دیکھتے ہو نبضین اب اسمین کیا رہا ہے

کیون بادِ صبا اسقدر اترائی ہوئی ہے — کیا کوچۂ محبوب سے لو آئی ہوئی ہے
ہو جائے زیارت جو شہنشاہ عرب کی — کھلجائے کلی دل کی جو مرجھائی ہوئی ہے
وہ آنکھ سدا خواب سے کرتی ہی پردہ — جس آنکھ کو صورت خوش آئی ہوئی ہے
جل سکتا نہین آتشِ دوزخ مین وہ جسکی — رگ رگ مین تپ عشق تری چھائی ہوئی ہے
مولا مین گناہون سے پشیمان ہون ایسا — آنکھ آتی نہین سامنے شرمائی ہوئی ہے
برگشتگی بخت تو دیکھو کہ محک پر — گرا رشہ فرمائی ہے [illegible] ہوئی ہے

فیض ہے خاکِ کفِ پائے نبوی کا — آنکھون مین بیہودی کی جو بینائی ہوئی ہے
ہر پھول مین ہر رنگ مین ہر بزم مین دیکھا — عادت مرے معشوق کی ہرجائی ہوئی ہے

اکبر چلو جھومین گے در پیر مغان پر
پی پی کے کہ گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہے

کرکے دم سورۂ اخلاص پلا دے ساقی — وہ جو پینا بھی قُل قُل کی صدا دے ساقی
چشم مخمور کی سوگند تجھے دیر نہ کر — بھر کے اک جام مرے منہ سے لگا دے ساقی
ہین وہ کم ظرف نہین ہون کہ جو بھولون احسان — بھر دے ساغر تجھے اللہ جزا دے ساقی
ہے ترے نام سے حاصل مجھے کیفیت مے — بھول جاؤن تو مجھے یاد دلا دے ساقی
عین ساغر مین دے صفر کی جگہ ہائے غضب — ہین دعا دون تجھے تو مجھکو دغا دے ساقی
کشتئ بادۂ غفلت نے ڈبو رکھا ہے — بطِ مے ہون مجھے عرفا مین تِرا دے ساقی
پا نور کہتا ہون کہین نشہ مین پڑا ہی کہین — کیا پلائی ہے خدا تجکو جزا دے ساقی
نشہ کسطرح چڑھے آتے ہین سر پر میخوار — دے شراب اور دماغ انکا بڑھا دے ساقی
خوب بحر نگہی وحدت کا ہو آنکھون مین خمار — ہو کا عالم ہو دوئی دل سے مٹا دے ساقی

آج وہ دن ہے کہ اکبر کو سرِ خمخانہ
مست ہو جائے جو ٹھوکر بھی لگا دے ساقی

رنگ ہی آج مجھے ہوش ربا دے ساقی — پھول کا بھر کے کٹورا مجھے لا دے ساقی
جھومتی آتی ہین میخوار گھٹا [illegible] — طاق رکھدے سبو جام ہٹا دے ساقی

نازپر مرتے ہین آواز پہ جیتے ہین یہ مست
ابھی اُٹھ بیٹھین جو قم قم کی صدا دے ساقی

تاک انگور کے خوشونپہ لگا رہی ہے
ہاتھہ پھیلائے ہوئے بیٹھے ہین لا دے ساقی

پھر تو جو چاہے تو کونین کے قصے سن لے
اک پیالہ مرے حصے مین بڑھا دے ساقی

گر کوئی فعل کرون پیکے شریعت کے خلاف
پھر تو بیشک مجھے سولی پہ چڑھا دے ساقی

تو بھی پی مین بھی پیون دونون شرابی ہوجائین
مین پلاؤن تجھے تو مجکو پلا دے ساقی

نشہ چڑھتا ہے اُترتے ہی صراحی سے گلاس
چکر آجائے جو ساغر کو گھما دے ساقی

ہو مجھے پنجتن پاک کی اُلفت کا خمار
پانچ پیالے مجھے گن گن کے پلا دے ساقی

وارثی مے کا لگا ہے ہمین اکبر جسکا
کشتی بادہ وارث مین بٹھا دے ساقی

سلام

مجرئی رن مین علی کا لاڈلا آنیکو ہے
فاطمہ کا لال سوئے کربلا آنے کو ہے

سر پہ تاج نور تن پر حُلہ باغ بہشت
ہاتھہ مین شمشیر ہے شیر خدا آنے کو ہے

نور چشم مرتضےٰ مقبول ذات کبریا
راکب دوش محمد مصطفےٰ آنے کو ہے

شمر نے جا کر یہین فرمایا کہ اے شمر لعین
کر نہ یہ ظلم و ستم روز جزا آنے کو ہے

باز آ ڈر قہر سے اللہ کے ورنہ ابھی
چرخ پر گردش زمین پر زلزلہ آنے کو ہے

تھی ندائے مصطفےٰ کر صبر گھبراتا نہین
خلد مین تو اے ہمارے مہ لقا آنے کو ہے

روح پاک پنجتن پر بھیج اے اکبر درود
ٹھنڈی ٹھنڈی باغ جنت سے ہوا آنیکو ہے

در مدح حقیقت آگاہ عارف باللہ عالیجناب حضرت مخدوم حافظ پیارے صاحب دام فیضہم

جلوۂ ایزد غفار ہین حافظ پیارے
رنگ ہر کوچہ و بازار ہین حافظ پیارے

ہندو کہتے ہین رشی انکو مسلمان ولی
رہبر کافر و دیندار ہین حافظ پیارے

واہ کیا شان ہے کیا رتبہ ہے اللہ اللہ
ناظر وارثی دربار ہین حافظ پیارے

معجزے کھیل کرامت ہین کرشمے انکے
واصل جلوۂ غفار ہین حافظ پیارے

جسکے مداح ہین ہر مذہب و ملت والے
وہ شہنشاہ وہ سرکار ہین حافظ پیارے

امتحان جسنے لیا ہو گیا اُسکو تحقیق
کامل و کاشف اسرار ہین حافظ پیارے

اپنے مستونکو پلاتے ہین شراب وحدت
افسر خانۂ خمار ہین حافظ پیارے

کیا مزہ ہے کہ ہے ہر وقت مزہ پیار کا
دائم اس نشہ مین سرشار ہین حافظ پیارے

کبھی مجذوب قلندر کبھی سالک بسلوک
شاہ عاقل و ہشیار ہین حافظ پیارے

بیان ہے جسے نکلتی ہی دوئی کو کاٹا
وہ چمکتی ہوئی تلوار ہین حافظ پیارے

غم نہین سنگ حوادث سے رہا کے تجھے
کیونکر اکبر ترے غمخوار ہین حافظ پیارے

در مدح حقیقت آگاہ عارف باللہ عالیجناب حضرت مخدوم

عبد الآد شاہ صاحب قلندر وارثی تحیر تخلص دام فیضہم

منظر فیضِ الٰہی ہادیِ روشن ضمیر
بے نواؤن کو نوا بیدست و پا کے دستگیر
بے بدل بے مثل بے مانند بیشک بے نظیر
بچے بچون مین جوانون مین جوان پیرون مین پیر

گمرہون کے خضر ملکِ معرفت کے بادشاہ
ہین قلندر وارثی مخدوم عبد الآد شاہ

کیا چلے خامہ کہ میدانِ سخن یان تنگ ہے
کلکِ مقطوع اللسان پائے فرست لنگ ہے
آپکے اوصاف مین عقل و کیاست دنگ ہے
آپکا ہی سارے رنگون سے نرالا رنگ ہے

گمرہون کے خضر ملکِ معرفت کے بادشاہ
ہین قلندر وارثی مخدوم عبد الآد شاہ

ایک دن صحرا کیجانب مین جو تفریحاً گیا
دیکھتا کیا ہون وہان کچہ رند مین کچہ پارسا
ہو رہا تھا انبیاء و اولیا کا تذکرا
اولیا سے ایکنے ترجیح دیکر یہہ کہا

گمرہون کے خضر ملکِ معرفت کے بادشاہ
ہین قلندر وارثی مخدوم عبد الآد شاہ

ہین تحیر شاعرِ تلمیذِ رحمان خوش شعار
عالم فاضل حکیم حاذق و عالی وقار
فیض سے انکے نہین خالی کوئی اکبر آیا
کاملون کو ناز اُنپر عالمون کو افتخار

گمرہون کے خضر ملک معرفت کے بادشاہ
ہین قلندر وارثی مخدوم عبد الآد شاہ

دادرد جات نعتیہ

صلِّ علیٰ رسول اللہ عرش برین پہ جانیوالے

بحرِ گنہ مین ہون لاچار نیا ان پڑی منجدھار
آؤ مدد کو کہیو نہار بیڑا پار لگانے والے
تیغِ عشق سے ہو ہین گھایل اب ہر جتن ہی مشکل
چلتے چلتے منزل منزل پڑ گئی پانوین میرے چھالے
بحرِ غم مین ہی ہین ڈوب انتو زیست نہین مرغوب
یا تو آجائی محبوب ورنہ ہمکو خدا اٹھا لے
محشر بپا ہو ہے ہم آج تجہسے بنینگی بگڑے کاج
مولا رکھیو میری لاج کون اب تیرے سوا سنبھالے

اکبر درکا ترے فقیر مولا کون بند ہاوے دہیر
آنکھون بھر بھر آئے نیر اپنی خدمت مین بلوا لے

عرش برین ترا دربار دونون جہان ترے متوالے

شیطان ہو گیا خستہ کمر سا تر سا بتون کو گبر و ترسا
جب تم آئے پانی برسا بھر گئی چمن چمن مین تھالے
دونون جہان بھی تیرا راج نور خدا کا سر پر تاج
تیری الٰہی شب معراج کھلگئی ساتون فلک کے تالے
کہنا روز جزا مین بات مجہسے گنہ ہوئے دن رات
میری شرم تیرے ہات بگڑی بات بنانے والے
جب سے عشق کا ہے آزار اہی ہی واہ دنیا گلزار
تیری ہی ہین گر خار پڑ گئی جان کو میرے لالے
یہی ہی عاشی ہر بار ہوتا رہے ترا دیدار
کب ہین اکبر کو درکار تاج شاہی شال دوشالے

حضرت رب نبیون مین فضل تو ہی رب ولیون مین اکمل
کشتی بھری آئی گر کر نکلے بارہ برس مین تر کر

انکا ماہ ربیع الاول تیرا ماہ ربیع الثانی
آئے خوشی خوشی گھر بھر کر سب نے تری کرامت مانی

تیرے قدم ہر روز محشر ہونگے جب ولیون کے سر پر
تیری صفت پڑھے ہے وان اکبر مولا محبوب سبحانی

ہین حبیب خدا رسول اللہ
باعثِ دوسرا رسول اللہ

افسر انبیا رسول اللہ
شمع بزم ہدا رسول اللہ

رب سلم علے رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

ڈھونڈتے ہو اگر خدا کی راہ
یہ بڑی چیز ہے خدا آگاہ

گر ہے کچھ دین احمدی کی چاہ
پڑھیئے یہ منتر پڑھکے بسم اللہ

رب سلم علے رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

قبر مین نور اسکے پڑھنے سے
دل ہے مسرور اسکے پڑھنے سے

ہر بلا دور اسکے پڑھنے سے
ملتی ہے حور اسکے پڑھنے سے

رب سلم علے رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اسکو پڑھتا ہے جو جی کی ساتھ
عشق ہوگا اُسے نبی کے ساتھ

ہے یہ تعویذ آدمی کے ساتھ
ہان یہ محفل پڑھے خوشی کے ساتھ

رب سلم علے رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

مین نے مرشد سے ایکدن پوچھا
پھر تو ارشاد مجھسے فرمایا

یاد ہے کچھ گناہ کی بھی دوا
پڑھ لیا کر تو اسکو صبح و مسا

رب سلم علے رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اس سے ملتی ہین نعمتین ساری
جب ہو اکبر عدم کی تیاری

التجا ہے بدرگہ باری
ہو یہ میری زبان سے جاری

رب سلم علے رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

تضمین متین بر غزل بیدل حضرت بیان خلد آشیان

کسی کا بلند ایسا رتبا نہین ہے
یہان لن ترانی کا جھگڑا نہین ہے

سر عرش یون کوئی پہونچا نہین ہے
در مصطفیٰ سنگ موسیٰ نہین ہے

یہان عرش ہے طور سینا نہین ہے

ہے عاشق کا زیور سدا درد سہنا
یہی لو نبی کی محبت کا گہنا

ہمیشہ نہیں باغ عالم مین رہنا　　چلو وادیٔ عشق مین پا برہنا

یہ جنگل وہ ہے جسمین کانٹا نہیں ہے

تصدق ہوا ئس شافع المذنبین پر　　ہو قربان ایسے شہنشاہ دین پر
کیا یاد جسنے وہ پہونچے وہین پر　　عرب مین عجم مین فلک پر زمین پر

کہان آپ کا بول بالا نہیں ہے

بٹھائین نکیون اُنکو مردم پلک پر　　دو عالم فدا اُنکی رنگین جھلک پر
حکومت ہے اُنکی مقرب ملک پر　　عرب مین عجم مین زمین پر فلک پر

کہان آپ کا بول بالا نہیں ہے

عطا مین سخا مین نعم مین کرم مین　　گلستان مین صحرا مین یم مین ارم مین
کلیسا مین آتشکدہ مین حرم مین　　زمین پر فلک پر عرب مین عجم مین

کہان آپ کا بول بالا نہیں ہے

برآئے سر عرش سب اُنکے ارمان　　گئے خلد مین پھر یہ محبوب سبحان
جو دیکھا تو بولا یہ ہنس ہنس کے رضوان　　کہان روئے احمد کہان ماہ تابان

یہ وہ حسن ہے جسمین دھبا نہیں ہے

سوا نیزہ پر ہوگیا مہر روشن　　یہ ہنگامہ حشر ہے قہر افگن
یہان نفسی نفسی مین ہین مرد اور زن　　قیامت مین دو ون کسطرح چھوڑو دامن

کہ اس بھیڑ مین کوئی میرا نہیں ہے

ہوئی عرش اعظم پہ جسدم رسائی　　نہ تھا کچھ بجز جلوۂ کبریائی
جلالِ الٰہی سے ہیبت جو چھائی　　گرے شہ تو پردہ سے آواز آئی

کہ پردے مین آ مجھسے پردا نہیں ہے

وہ نورِ الٰہی یہ نور پیمبر　　یہ وصل علے اور وہ اللہ اکبر
جو دیکھا کہ ہے سب حسینون سے بہتر　　کہا پھر تو آغوش رحمت مین لیکر

جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے

ہوئی فرش سے عرش تک نقشبندی　　اُنہیں عرش تک لیگئی ہوشمندی
دیا مین نے تجکو مرے پاس جو ہے　　یہ کہتی تھی معراج شہ کی بلندی

کہ عالم کوئی اس سے بالا نہیں ہے

کہا حق نے پھر یان جو چاہو سو لو ہے　　سجی مسند عرش آرام کو ہے
دیا مین نے تجکو مرے پاس جو ہے　　پرے کیا کہون عالم گو مگو ہے

خدا جانے کیا بات ہے کیا نہیں ہے

یہ احمد سے ذات احد وصل جو ہے　　یہان دخل کب پردۂ میم کو ہے
حقیقت مین اک جلوۂ ذات ہو ہے　　پرے کیا کہون عالم گو مگو ہے

خدا جانے کیا بات ہے کیا نہیں ہے

وہ عرش بریں پر گئے چپکے چپکے　　جو راز دلی تھے کہے چپکے چپکے
کہا حق نے اقرار دے چپکے چپکے　　مزہ نور مخفی کا لے چپکے چپکے

گھڑی نیک ہے، اسمین کھٹکا نہین ہے

کجا لن ترانی کجا شانِ اسرے
کجا دشت ایمن کجا نخل سدرا

کجا طور سینا کجا عرشِ اعلیٰ
کجا سیر احمد کجا سیر موسیٰ

یہان چرخ نیلی ہے دریا نہین ہے

تجھے حق نے قرآن مین ہے سراہا
کیا ہی وہی تو نے جو دل سے چاہا

اس اکبر کو ہی انتہا تک نبا ہا
رکھے کس سے اُمید الطاف شاہا

بیان کا کوئی اور مولا نہین ہے

ترپ اور بیقراری اسقدر ہے
فرشتون کی زبان پر الحذر ہے

بتا اے شمع محفل سوزِ عشاق
کہ تو کس انجمن مین جلوہ گر ہے

جلایا طور کو تیری تجلی
غضب ہے شعلہ ہے شر ہے شرر ہے

نہین کھلتا کسی پر بھید تیرا
خدا جانے تری چتون کدھر ہے

ہوا ہے سوکھ کر کانٹا مرا جسم
یہی نخل محبت کا ثمر ہے

حسین لاکھون ہین اس باغِ جہا مین
مگر میری تری جانب نظر ہے

زمانے کا برا ہون تیری خاطر
جو تو اچھا ہے تو پھر کسکا ڈر ہے

ہین اور تو ایک ہین اور جو ہے غیر
تری مجھپر مری تجھپر نظر ہے

رہے ہردم زبان پر نام تیرا
دعا اکبر کی یہ شام و سحر ہے

تمت

www.facebook.com/Naat.Research.Centre
www.sabih-rehmani.com/books